

حکومت پاکستان

ریونیو ڈویژن

فیڈرل بورڈ آف ریونیو

اسلام آباد، 12 ستمبر 2018ء

C.No.4(69)IT-Budget/2018-109192-R

سرکلر نمبر 03 بابت 2018

(انکم ٹیکس)

موضوع: فنانس ایکٹ، 2018۔ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 میں کی گئی اہم ترامیم کی وضاحت

فنانس ایکٹ، 2018 سے انکم ٹیکس آرڈیننس میں بعض ترامیم وقوع پذیر ہوئی ہیں۔ بعض اہم ترامیم کی ذیل میں توضیح کی جا رہی ہے۔

1- افراد کے لیے ٹیکس شرحوں میں کمی [پہلے شیڈول کا پہلا گراف (1)، ڈویژن 1 حصہ I] سے قبل افراد کے لیے قابل ٹیکس آمدنی کی کم از کم حد -/400,000 روپے تھے اور غیر تنخواہ دار اور تنخواہ دار افراد کے لیے ٹیکس شرحیں پہلے شیڈول کے ڈویژن 1 حصہ I پیرا گراف (پیرا گرافوں 1 اور (1A) میں) میں علی الترتیب علیحدہ علیحدہ بیان کی گئی تھیں۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے دونوں تنخواہ دار نیز غیر تنخواہ دار افراد کی ٹیکس شرحیں ملادی گئی ہیں اور ڈویژن I کے پیرا گراف (1) بلحاظ ذیل (تنخواہ دار نیز غیر تنخواہ دار) افراد کے لیے شرحیں بیان کرنے کے ذریعے ان پر نظر ثانی کی گئی ہے۔

نمبر شمار	قابل ٹیکس آمدن	ٹیکس شرح
1	جہاں قابل ٹیکس آمدن -/400,000 روپے سے زائد نہ ہو	صفر فی صد
2	جہاں قابل ٹیکس آمدن 400,000 روپے سے زائد لیکن -/800,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/1,000 روپے
3	جہاں قابل ٹیکس آمدن 800,000 روپے سے زائد لیکن -/1,200,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/2,000
4	جہاں قابل ٹیکس آمدن 1,200,000 روپے سے زائد لیکن -/2,400,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/1,200,000 روپے سے زائد رقم کا 5 فی صد
5	جہاں قابل ٹیکس آمدن 1,200,000 روپے سے زائد لیکن -/2,400,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/60,000 روپے = -/2,400,000 روپے سے زائد رقم کا 10 فی صد

6	جہاں قابل ٹیکس آمدن 4,800,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/300,000 روپے + 4,80,000 روپے سے زائد رقم کا 15 فی صد
---	--	--

اس جدول کے بعد ایک فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جو یہ بیان کرتا ہے کہ جہاں قابل ٹیکس آمدن -/800,000 روپے سے زائد ہو لیکن قابل ادائیگی ٹیکس -/2000 روپے سے کم ہو وہاں کم از کم قابل ادائیگی ٹیکس -/2000 روپے وہگا۔ لہذا -/2000 روپے -/800,000 روپے سے 240,000 روپے کی رقم پر قابل ادائیگی ہوگا۔ فقرہ شرطیہ کا اس لیے اضافہ کیا گیا ہے کیونکہ -/1,200,000 روپے سے زائد -/1,240,000 روپے تک کی آمدن پر 5 فی صد کی شرح -/2000 روپے سے کم ہوگی۔

2۔ اشخاص کی ایسوسی ایشن (انجمن) کے لیے ٹیکس کی شرحوں میں کمی [پہلے شیڈول کا پیرا گراف (2)، ڈویژن 1 حصہ I] فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل افراد کی ایسوسی ایشن (انجمن) (AoPs) اور غیر تنخواہ دار افراد پر قابل اطلاق ٹیکس شرحیں ملا دی گئی تھیں اور سات تدریجی حدود پر مشتمل تھیں جیسا کہ پہلے شیڈول کے پیرا گراف (1) ڈویژن I حصہ I میں بیان کیا گیا ہے۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے AoPs کے لیے پہلے شیڈول کے پیرا گراف (2) ڈویژن I حصہ I میں علیحدہ ٹیکس شرحیں بیان کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

نمبر شمار	قابل ٹیکس آمدن	ٹیکس شرح
1	جہاں قابل ٹیکس آمدن -/400,000 روپے سے زائد نہ ہو	صفر فی صد
2	جہاں قابل ٹیکس آمدن 400,000 روپے سے زائد لیکن -/1,200,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/400,000 روپے سے زائد رقم 5 فی صد
3	جہاں قابل ٹیکس آمدن 1,200,000 روپے سے زائد لیکن -/2,400,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/40,000 روپے + -/1,200,000 روپے سے زائد رقم کا 10 فی صد
4	جہاں قابل ٹیکس آمدن 2,400,000 روپے سے زائد لیکن -/3,600,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/1,60,000 روپے + -/2,40,000 روپے سے زائد رقم کا 15 فی صد
5	جہاں قابل ٹیکس آمدن 3,600,000 روپے سے زائد لیکن -/4,800,000 روپے سے زائد نہ ہو	-/3,40,000 روپے + -/3,600,000 روپے سے زائد رقم کا 20 فی صد
6	جہاں قابل ٹیکس آمدن 4,800,000 روپے سے زائد نہ ہو لیکن -/6,000,000 روپے سے زائد نہ ہو۔	-/580,000 روپے + 4,80,000 روپے سے زائد رقم

25 فی صد		
880,000/- روپے + 6,000,000 روپے سے زائد رقم کا 30 فی صد	جہاں قابل ٹیکس آمدن -/6,000,000 روپے سے زائد ہو۔	7

3- کمپنیوں ہر قابل اطلاق ٹیکس شرح میں مزید کمی (پہلے شیڈول کا پیرا گراف (i) ڈویژن II حصہ I) [بیٹا کار کمپنیوں کی بجائے دیگر کمپنیوں کے لیے ٹیکس کی شرحیں پہلے شیڈول ڈویژن II، حصہ I میں دی گئی ہیں۔ ٹیکس سال 2013، کے لیے ایسی کمپنیوں کے ٹیکس کی شرح 35 فی صد تھی اور وہ ہر سال ایک فی صد (1 فی صد) کم ہوتی رہی۔ ٹیکس سال اور ما بعد کے لیے کم ہو کر 30 فی صد رہ گئی۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے بینکاری کمپنیوں کی بجائے دیگر کمپنیوں کے لیے (پانچ سال کے لیے) ہر سال درج ذیل طریقے مزید ایک فی صد کمی کی گئی ہے۔

ٹیکس سال	ٹیکس کی شرح
2019	29 فی صد
2020	28 فی صد
2021	27 فی صد
2022	26 فی صد
2023 اور ما بعد	25 فی صد

4- "چھوٹی کمپنیوں" پر قابل اطلاق ٹیکس شرح میں مزید کمی [پہلے شیڈول کا پیرا گراف (iii) ڈویژن II حصہ I] "چھوٹی کمپنیوں" کی تعریف آرڈیننس کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (59A) میں کی گئی ہے۔ فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل چھوٹی کمپنی پر 25 فی صد ٹیکس شرح اطلاق پذیر تھی۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے چھوٹی کمپنی ٹیکس کی شرح (پانچ سالوں کے لیے) ایک فی صد ہر سال کے لحاظ سے درج ذیل طریقے سے کمی کی گئی ہے۔

ٹیکس سال	ٹیکس کی شرح
2019	24 فی صد
2020	23 فی صد
2021	22 فی صد
2022	21 فی صد
2023	20 فی صد

5- سپر ٹیکس میں بتدریج کمی اور خاتمہ [پہلے شیڈول کا ڈویژن II، حصہ I]

ٹیکس سال	ٹیکس سال	ٹیکس سال	ٹیکس سال	
2021	2020	2019	2018	
صفر فی صد	صفر فی صد	صفر فی صد	صفر فی صد	بیکار کمپنی
				500 ملین روپے یا زائد کی آمدن کا حامل بیکار کمپنی کی بجائے کوئی دیگر شخص
صفر فی صد	1 فی صد	2 فی صد	3 فی صد	

6- غیر منقسمہ منافع پر ٹیکس شرح میں کمی [دفعہ 5A]

فنانس ایکٹ، 2017 کے ذریعے دفعہ 5A میں ترمیم کی گئی تھی اور سرکاری کمپنیوں پر 7.5 فی صد کی شرح سے سرکاری کمپنیوں پر ٹیکس عائد کیا گیا اگر مذکورہ کمپنیاں اپنے بعد از ٹیکس منافع جات کا 40 فی صد تقسیم کرنے میں ناکام رہیں۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے مذکورہ 7.5 فی صد شرح کم کر کے 5 فی صد کر دی گئی ہے اور 40 فی صد کی حد کم کر کے 20 فی صد کر دی گئی ہے۔ تاہم ایسی تقسیم صرف نقدی کے ذریعے کی جائے گی کیونکہ الفاظ "بونس حصص" بھی حذف کر دیے گئے ہیں۔

7- رشتے داروں تک محدود کیے جانے والے عطیہ / ہبہ کے معاملے میں سرمایہ جاتی منافع کی عدم تصدیق [دفعات 37(4A) اور (C) 79(1)]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل دفعہ 79 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (C) 1 مطابق کسی اثاثہ کی عطیہ / ہبہ کی بنا پر تصفیہ / نکاسی پر کسی منافع یا نقصان کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا ہے۔ مزید برآں، دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ (4A) کی شق (a) کے مطابق، جہاں کوئی سرمایہ جاتی اثاثہ عطیہ / ہبہ کے تحت کسی شخص کی جائیداد دینا وہاں کسی شخص کو جائیداد کی منتقلی یا اس کی جانب سے جائیداد کی حصول کی تاریخ پر واجبی بازاری قیمت اثاثہ کی لاگت تصور کی جاتی۔ لہذا غیر رشتہ دار فریقوں کے درمیان بصورت دیگر بازار پر مبنی خرید / فروخت کی ترسیلات میں عطیہ / ہبہ کا واسطہ استعمال کرتے ہوئے اثاثہ کی فروخت ہر سرمایہ جاتی منافع سے گریز کیا جاسکتا تھا۔ ٹیکس سے گریز کے واسطہ کے طور پر استعمال ہونے کا امکان رکھنے والے رخنہ کو پڑ کرنے کی غرض سے دفعہ 79 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (C) دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ (4A) کی شق (a) میں ترمیم کی گئی ہے جس کے ذریعے سرمایہ جاتی منافع کی عدم تصدیق صرف کسی رشتہ دار کو عطیہ / ہبہ کے نتیجے کے طور پر اثاثہ جات کی فروخت / نکاسی پر وقوع پذیر ہونے والے منافع تک محدود رکھی جاتی ہے جیسا کہ دفعہ 85 کی ذیلی دفعہ (5) میں تعریف کی گئی ہے جو فرد کی بابت درج ذیل پر محیط ہے

(i) مورث اعلیٰ یا کسی اجداد کا کوئی جانشین یا ایسے فرد یا اس کی زوجہ / کے زوج کالے پالک بچہ؛

(ii) مشق (i) بالا میں بیان کردہ کسی فرد کی زوجہ / کازوج یا کسی شخص کی زوجہ / یازوج تاہم، سرمایہ جاتی منافع یا نقصان کی تصدیق کی جائے گی اور مابعد بذریعہ عطیہ / ہبہ کسی شخص جو رشتے دار نہ ہو کو اثاثہ کی فروخت / نکاسی کے معاملے میں وقوع پذیر ہو گا جیسا کہ آرڈیننس کی دفعہ 85 کی ذیلی دفعہ (5) میں تعریف کی گئی ہے۔

8۔ دفعات 23، 22، 23B اور 24 کے تحت منہائیوں سے قابل محبوب نقصان کی مجرائی [دفعات 57 اور 59A] فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل دفعہ 57 کی ذیلی دفعہ (4) اور دفعہ 59A کی ذیلی دفعہ (5) قرار دیتے تھیں کہ جہاں نقصان بشمول دفعات 22، 23، 23A، 23B اور 24 کے تحت قابل اجازت منہائیوں کی آمدن کے مقابل مجرائی نہ کی گئی ہو وہاں مجرانہ کی گئی رقم مابعد ٹیکس سال میں ان دفعات کے تحت قابل اجازت منہائیوں میں جمع کر دی جائے گی اور یہ عمل جاری رہے گا۔ یہاں تک مکمل طور پر مجرائی ہو جائے۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے دفعہ 57 کی ذیلی دفعہ (4) اور دفعہ 59A کی ذیلی دفعہ (5) بدل دی گئی ہیں اور اب دفعات 22، 23، 23A، 23B اور 24 کے تحت قابل اجازت منہائیوں سے قابل نقصان جس کی آمدن کے مقابل مجرائی نہ کی گئی ہو کی مجرائی دفعہ 57 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کاروباری نقصان کی مجرائی کے بعد اُس شخص کی بقایا آمدن کے 50 فی صد کے مقابل کی جائے گی۔ تاہم 50 فی صد کے مقابل مجرائی کی شرط اطلاق پذیر نہیں ہوگی، اگر سال کے لیے قابل ٹیکس آمدن 10 ملین روپے سے کم ہو۔ درج ذیل مثالوں کے ذریعے اُس کی توضیح کی جا رہی ہے۔

مثال 1

ٹیکس سال 1	(روپوں میں)
سیلز	50,000,000
کاروباری منہائیوں بہ اخراج کم قدری / بیباقی	30,000,000
دفعات 22، 23، 23A، 23B اور 24 کے تحت منہائیاں	40,000,000
سال کے نقصان	20,000,000
ٹیکس سال	
سیلز	70,000,000
ٹیکس سال 2 کے لیے کل قابل اجازت منہائیاں	40,000,000
سال کے لیے کاروباری آمدن	30,000,000
منتقل کردہ نقصان	20,000,000
کاروباری آمدن کے 50 فی صد کے مقابل نقصان کی مجرائی	15,000,000
نقصان کی مجرائی کے بعد قابل ٹیکس آمدن	15,000,000
ٹیکس سال 3 تک لے جایا جانے والا بقیہ نقصان	5,000,000

	مثال 2
	ٹیکس سال 1
50,000,000	سیلز
30,000,000	کاروباری منہائیاں بہ اخراج کم قدری / بیباقی
40,000,000	دفعات 22، 23، 23A، 23B اور 24 کے تحت منہائیاں
20,000,000	سال کے نقصان
	ٹیکس سال 2
45,000,000	سیلز
40,000,000	ٹیکس سال 2 کے لیے کل قابل اجازت منہائیاں
5,000,000	سال کے لیے کاروباری آمدن
(15,000,000)	ٹیکس سال 1 کے لیے نقصان کاروباری آمدن کے 100 فی صد کے مقابل مجرا کیا جائے گا کیونکہ سال کے لیے قابل ٹیکس آمدن 10 ملین سے کم ہے۔ نقصانات کی مجرائی کے بعد قابل ٹیکس آمدن
(15,000,000)	ٹیکس سال 3 تک لے جایا جانے والا بقیہ نقصان
	مثال 3
	ٹیکس سال 1
50,000,000	سیلز
80,000,000	کاروباری منہائیاں بہ اخراج کم قدری / بیباقی
صفر	دفعات 22، 23، 23A، 23B اور 24 کے تحت منہائیاں
(30,000,000)	ٹیکس سال 1 کے لیے کاروباری نقصان
	ٹیکس سال 2
70,000,000	سیلز
20,000,000	کاروباری منہائیاں بہ اخراج کم قدری / بیباقی
80,000,000	دفعات 22، 23، 23A، 23B اور 24 کے تحت منہائیاں
(30,000,000)	سال کے لیے نقصان
	ٹیکس سال 3
90,000,000	سیلز
40,000,000	کل قابل اجازت منہائیاں

50,000,000	سال کے لیے کاروباری آمدن
(30,000,000)	ٹیکس سال 1 کے لیے کاروباری نقصان کی مجرائی
20,000,000	کاروبار سے آمدن
10,000,000	کاروبار سے آمدن کا 50 فی صد
10,000,000	سال 2 کی مجرائی کے لیے نقصان
10,000,000	نقصان کی مجرائی کے بعد قابل ٹیکس آمدن

دفعات 22، 23، 23A، 23B اور 24 کے تحت منہائیوں سے قابل محسوب بقایا نقصان جو ٹیکس سال 4 تک لے جانا ہے وہ (20,000,000 روپے) ہے۔ کاروباری نقصان کی مجرائی کے بعد کاروبار کی آمدن کے 50 فی صد پر معمول کا انکم ٹیکس ادا کیا جائے گا یعنی معمول کا انکم ٹیکس -/10,000,000 روپے پر ادا کیا جائے گا۔

9- دفعہ 147 کے تحت پیشگی ٹیکس سے متعلقہ ترامیم (دفعات 137 اور 147)

پیشگی ٹیکس دفعہ 147 کی ذیلی دفعات (5)، (5A) اور (5B) میں صراحت کردہ تاریخوں پر واجب الادا ہوتا ہے۔ عدم ادائیگی کی صورت میں ذیلی دفعہ (7) بیان کرتی ہے کہ آرڈیننس کی دفعات / شرائط کی دفعہ (147) کے تحت واجب الادا کسی ٹیکس پر اس طرح اطلاق پذیر ہوں گی گویا کہ واجب الادا رقم حکم تشخیص کے تحت واجب الادا ٹیکس تھا۔ اس سلسلے میں پیشگی ٹیکس ذیلی دفعات (5)، (5A)، (5B) میں صراحت کردہ تاریخوں پر واجب الادا تھا تاہم دفعہ 137 کی ذیلی دفعہ (2) یہ قرار دیتی ہے کہ جہاں کوئی ٹیکس حکم تشخیص کے تحت واجب الادا تھا وہاں مقررہ فارم پر ٹیکس نوٹس تعمیل کرایا جائے گا جس میں قابل ادائیگی رقم کی صراحت کی گئی ہوگی اور اس پر اس طرح صراحت کردہ رقم کو نوٹس تعمیل کرائی جائے گی۔ تاریخ سے جس دن کے اندر ادائیگی کی جانی ہوتی ہے یہ یقینی بنانے کے لیے پیشگی ٹیکس وہ ٹیکس ہے جو دفعہ 147 میں صراحت کردہ تاریخوں پر واجب الادا ہوتا ہے۔ دفعہ 137 کی ذیلی دفعہ (2) میں ایک فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ 147 کی ذیلی دفعہ (7) کے تحت قابل ادائیگی ٹیکس کی ادائیگی کی مقررہ تاریخ وہ تاریخ ہوگی جس کی صراحت ذیلی دفعات (5) یا (5A) یا دفعہ 147 کی ذیلی دفعہ (5B) کے لیے فقرہ شرطیہ میں کی گئی ہے۔ ثنائی کمپنیوں اور اشخاص کی ایسوسی ایشن کے معاملے میں سہ ماہی کے لیے واجب الادا ٹیکس کا دفعہ 147 کی ذیلی دفعہ (4) میں دیے گئے کلیہ کے مطابق حساب لگایا جاتا ہے۔ ان معاملات میں جہاں ٹیکس دہندگان سہ ماہی کے لیے یافت مہیا کرنے میں ناکام رہیں یا پیشگی ٹیکس کی ادائیگی کے لیے واجب الادا تاریخ پر سہ ماہی کے لیے یافت معلوم نہ ہو تو یہ پیشگی ٹیکس کی ادائیگی کرنے کے لیے مقررہ تاریخ پر ذیلی دفعہ (4) کے تحت پیشگی ٹیکس ذمہ داری کا حساب لگانا ممکن نہ تھا۔ فنانس ایکٹ 2018ء کے ذریعے دفعہ 147 کی ذیلی دفعہ (4) کے جزو (A) میں فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جہاں پر ٹیکس دہندہ سہ ماہی کے لیے یافت فراہم کرنے میں ناکام رہے یا سہ ماہی کے لیے یافت معلوم نہ وہاں سہ ماہی کے لیے یافت تازہ ترین ٹیکس سال جس کے لیے گوشوارہ فائل داخل کیا گیا ہو کے لیے یافت کے 110 فیصد کا چوتھائی ہو گا۔

ثالثاً، دفعہ 147 کی ذیلی دفعہ (6) کے مطابق، ٹیکس دہندگان آخری قسط واجب الادا ہونے سے قبل کسی بھی وقت پیشگی ٹیکس کمتر تخمینہ فائل (داخل) کر سکتے ہیں۔ تاہم، فنانس ایکٹ، 2018ء سے قبل کمتر تخمینہ کے لیے نہ توجہ بیان کرنے کی ضرورت تھی نہ ہی تفصیلات اور دستاویزی ثبوت دینے کی ضرورت تھی۔ فنانس ایکٹ 2018ء کے ذریعے، ذیلی دفعہ (6) میں دو شرطیہ فقروں کا اضافہ کیا گیا ہے جن میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ قابل ادائیگی ٹیکس کی رقم کے تخمینہ میں متعلقہ ٹیکس سال کے لیے تکمیل شدہ ماہی کی یافت کا بقیہ سہ ماہی کی ہے۔ تخمینہ یافت مع تخمینہ یافت کسی کمی کے لیے وجوہات، تخمینہ مصارف یا منہا ہوں جن کے نتیجے میں پیشگی ٹیکس کی ادائیگی میں کمی اور ٹیکس سال تخمینہ قابل ٹیکس آمدنی کے شمار میں کمی ہو سکتی ہو کا دستاویزی ثبوت شامل ہوں گے۔ کسٹمر کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ٹیکس دہندہ کو شنوائی کا موقع فراہم کرتے ہوئے تخمینہ مقرر کرے، اور کسٹمر فراہم کردہ دستاویزی ثبوت سے مطمئن نہ ہو یا جہاں قابل ادائیگی ٹیکس کے ساتھ ہاں میں مذکور تفصیلات منسلک نہ ہوں۔

10- تجارتی درآمد کنندگان کے لیے مفروضہ ٹیکس نظام (PIR) کی متسیخ [دفعہ (7) 148] فنانس ایکٹ، 2018ء سے قبل دفعہ 148 کی ذیلی دفعہ (7) کے تحت ایسے درآمد کنندگان کے لیے درآمدات پر پیشگی ٹیکس، حتمی ٹیکس تھا جہاں درآمد کردہ گڈز / اشیائی اسی حالت میں فروخت کی جاتی تھیں جس میں وہ درآمد کی گئیں۔ فنانس ایکٹ 2018ء کے ذریعے، اس ٹیکس کو جو تجارتی درآمد کنندگان سے وصول کیا جانا مطلوب کو کم از کم ٹیکس بنا دیا گیا ہے۔ جہاں گڈز / اشیائی اسی حالت میں فروخت کی جاتی ہیں جب وہ درآمد کی گئی تھیں۔ تاہم، کم از کم ٹیکس درآمدی مالیت کا 5 فی صد جس میں کسٹمز ڈیوٹی (محصول) سیلز ٹیکس اور ڈیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا اضافہ کیا جائے گا۔ اس کی درج مثالوں کے ذریعے توضیح کی گئی ہے۔

مثال:

ABC لمیٹڈ

ٹیکس سال 2019

قابل ٹیکس آمدنی

10,000,000 روپے

2900,000 روپے

100,000,000 روپے

5500,000 روپے

20 فی صد کی شرح سے معمول کا ٹیکس

درآمدی مالیت بشمول کسٹمز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی

دفعہ 148 کے تحت 5.5 فی صد کی شرح کا ٹیکس

چونکہ 5 فی صد کی شرح سے کم از کم ٹیکس 29 فی صد کی شرح معمول کے ٹیکس سے زیادہ ہے۔ اس لیے 5 فی صد کی شرح سے

کم از کم ٹیکس قابل ادائیگی ہو گا۔

مثال 2

جناب XYZ

ٹیکس سال 2019

5,000,000 روپے	قابل ٹیکس آمدن
330,000 روپے	4.8+300,000 ملین روپے سے زائد رقم کی 15 فی صد شرح سے معمول کا ٹیکس
10,000,000 روپے	درآمدی مالیت بشمول کسٹمز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
600,000 روپے	دفعہ 148 کے تحت 6 فی صد کی شرح سے کاٹا گیا ٹیکس
500,000 روپے	5 فی صد کی شرح سے کم از کم ٹیکس
	چونکہ 5 فی صد کی شرح سے کم از کم ٹیکس معمول کے ٹیکس سے زیادہ ہے اس لیے کم از کم ٹیکس قابل ادائیگی ہو گا۔
	مثال 3

جناب ABC

ٹیکس سال 2019

4,800,000 روپے	قابل ٹیکس آمدن
300,000 روپے	2.4+600,000 ملین روپے سے زائد رقم کا 10 فی صد شرح سے معمول کا ٹیکس
4,00,000 روپے	درآمدی مالیت بشمول کسٹمز ڈیوٹی، سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
240,000 روپے	دفعہ 148 کے تحت 6 فی صد کی شرح سے کاٹا گیا ٹیکس
200,000 روپے	5 فی صد کی شرح سے کم از کم ٹیکس
300,000 روپے	چونکہ 5 فی صد کی شرح سے کم از کم ٹیکس معمول کے ٹیکس سے کم ہے اس لیے کم از کم ٹیکس قابل ادائیگی ہو گا۔

11۔ بعض پٹرولیم مصنوعات کی فروخت پر ٹیکس [دفعہ 236HA]

دفعہ 156A کے مطابق، پٹرول آپریٹر کو پٹرولیم مصنوعات فروخت کرنے والا ہر شخص آپریٹر کے اجازت یافتہ کمیشن یا چھوٹ سے فائلرز کے لیے ادائیگی کی رقم کی 12 فی صد شرح سے اور نان فائلرز کے لیے 17.5 فی صد کی شرح ٹیکس کاٹنے کا پابند ہو گا۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے ایک نئی دفعہ 236HA شامل کی گئی ہے جو بیان کرتی ہے کہ پٹرول پمپ آپریٹریاڈسٹری بیوٹر کو پٹرولیم مصنوعات فروخت کرنے والا ہر شخص جہاں ایسے آپریٹریاڈسٹری بیوٹر کو کمیشن یا چھوٹ کی اجازت نہیں فائلرز کے لیے 0.5 فی صد کی شرح سے اور نان فائلرز کے لیے ایک فی صد کی شرح سے ڈپو پر ایسی مصنوعات کی قیمت فروخت پر ٹیکس وصول کرے گا۔ لہذا، جہاں پٹرول پمپ آپریٹر کو کمیشن یا چھوٹ کی اجازت ہے وہاں صرف دفعہ 156A کے تحت ٹیکس وصول کیا جائے گا اور دفعہ 236HA کے تحت ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ اگر پٹرول پمپ آپریٹریاڈسٹری بیوٹر کو کمیشن یا چھوٹ کی اجازت نہیں تو دفعہ 156A کے تحت ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا بلکہ دفعہ 236HA کے تحت ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ شامل کی گئی نئی دفعہ کے تحت وصول کیا گیا ٹیکس حتمی ٹیکس ہے۔

12۔ کریڈٹ کارڈز، ڈیبٹ کارڈ اور پری پیڈ کارڈز کے ذریعے بیرون ملک رقوم بھیجنے والے اشخاص پر پیشگی ٹیکس [دفعہ 236Y]

کریڈٹ، ڈیبٹ اور پری پیڈ کارڈز غیر ملکی سفر، قیام اور شاپنگ وغیرہ اور بیرون پاکستان تاجروں سے آن لائن شاپنگ کے لیے ادائیگی کرنے کے ذریعے کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے یا انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 میں نئی شق 236Y شامل کی گئی ہے جو بینکار کمپنی سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ بیرون پاکستان بھیجی کسی بھی رقم سے رقم منتقلی کے وقت اس شخص سے ٹیکس وصول کرے جس نے بیرون ملک شخص کے ساتھ ڈیبٹ کارڈ کریڈٹ کارڈ یا ہیری پیڈ کارڈ کے ذریعے ترسیل مکمل کی ہو۔ اس دفعہ کے تحت وصول کردہ پیشگی ٹیکس قابل تسویہ ہوگا۔ فائلرز سے بیرون ملک بھیجی گئی رقم کی ایک فی صد کی شرح سے اور نان فائلرز سے 3 فی صد کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ درج ذیل ترسیلات زر اس دفعہ میں شامل ہیں:

- i۔ کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ یا پری پیڈ کارڈ پاکستان میں استعمال جہاں ترسیل زر بیرون ملک شخص کے ساتھ کی جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں بیرون پاکستان بھیجی گئی رقم کی منتقلی ہوتی ہے۔
 - ii۔ کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈ یا پری پیڈ کارڈ بیرون پاکستان استعمال، جہاں ترسیل زر بیرون ملک شخص کے ساتھ ہوتی ہے اور نتیجتاً بیرون پاکستان بھیجی گئی رقم کی منتقلی ہوتی ہے۔
 - iii۔ اے ٹی ایم کارڈ کا بیرون پاکستان استعمال جس کے نتیجے میں بیرون پاکستان بھیجی گئی رقم کی منتقلی ہوتی ہے۔
- تمام پلاسٹک کارڈز جن کی بطور ڈیبٹ، کریڈٹ یا پری پیڈ کارڈ درج بندی کی گئی ہے۔ اس دفعہ کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ چونکہ اے ٹی ایم کارڈ زیادہ تر ڈیبٹ کارڈز ہیں یا بعض صورتوں میں کریڈٹ یا پری کارڈز ہو سکتے ہیں۔ اس لیے اے ٹی ایم کارڈز استعمال کرتے ہوئے بیرون پاکستان نکلوائی گئی رقوم بھی اس دفعہ کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ اگر ان ترسیلات زر کے نتیجے میں بیرون پاکستان بھیجی گئی رقوم کی منتقل ہوتی ہے۔

13۔ نان فائلرز کو غیر منقولہ جائیداد یا نئی موٹر کار کی منتقلی پر پابندی [دفعہ 227C]

ٹیکس بنیاد وسیع کرنے اور گوشوارہ فائلرز کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کو تقویت پہنچانے کی غرض سے فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے نئی دفعہ 227C شامل کی گئی ہے، جس کے ذریعے مقامی طور پر تیار کردہ نئی موٹر گاڑیوں کی بئنگ، رجسٹریشن یا خرید یا درآمد کردہ گاڑی کی پہلی رجسٹریشن کی کوئی درخواست موٹر گاڑی رجسٹر تک اتھارٹی یا موٹر گاڑی کے تیار کنندہ کی جانب سے قبول نہیں کی جائے گی یا اس پر کارروائی نہیں کی جائے گی تا وقتیکہ وہ شخص فائلرز ہو جیسا کہ آرڈیننس کی دفعہ 2(23P) میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہو گا کہ تمام موٹر گاڑیاں قطعاً ان کے انجن کی صلاحیت کے آرڈیننس کی اس نئی شامل کردہ دفعہ 227C کے دائرہ کار میں آئیں گی۔ مزید برآں یہ ذکر بھی مناسب ہو گا کہ اصطلاح موٹر گاڑی کے دائرہ میں کاروں، جیپوں، وینوں، ٹرکوں وغیرہ سمیت ہر قسم کی آٹو موبائلز شامل ہوں گی۔ تاہم دفعہ 227C موٹر سائیکلوں، رکشوں اور موٹر سائیکل رکشوں پر نافذ العمل نہیں ہوگی یعنی فائلرز ہونے

کی شرط مقامی طور پر تیار کردہ موٹر سائیکلیں، رکشے اور موٹر سائیکل رکشے خریدنے والے اشخاص پر نافذ العمل نہیں ہوگی۔ مزید برآں، فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے آرڈیننس کی دفعہ 227C کے شمول کے نتیجے میں، پانچ ملین روپے سے زائد کی غیر منقولہ جائیداد رجسٹر کرنے، اندراج کرنے یا منتقلی کی تصدیق کرنے کی ذمہ دار اتھارٹی کسی شخص کی جانب سے 5 ملین روپے سے زائد کی غیر منقولہ جائیداد رجسٹر کرنے، اندراج، منتقلی کی تصدیق کرنے کی درخواست یا استدعا قبول نہیں کرے گی یا اس پر کارروائی نہیں کرے گی تا وقتیکہ ایسا شخص فائلر ہو جیسا کہ آرڈیننس کی دفعہ 2(23A) میں تعریف کی گئی ہے۔ یہ ذکر کرنا مناسب ہو گا کہ ایسی غیر منقولہ جائیداد کے دائرہ میں رہائشی پلاٹس اراضی، عمارات، اپارٹمنٹس، مالز، فلیٹس وغیرہ شامل ہیں۔ علاوہ ازیں، غیر منقولہ جائیداد رجسٹر کرنے، اندراج کرنے یا منتقلی کی تصدیق کرنے ذمہ دار اتھارٹی میں ہاؤسنگ اتھارٹی، ہاؤسنگ سوسائٹیز، کوآپریٹو سوسائٹیز (انجمن ہائے امداد باہمی) اور رجسٹر آف پراپرٹیز وغیرہ شامل ہیں۔

14- غیر منقولہ جائیداد کا ڈائریکٹوریٹ جنرل [دفعہ 230F]

ٹیکس کاری کے مقصد کے لیے غیر منقولہ املاک کی صحیح تشخیص مالیت کے لیے فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے ایک بڑا اقدام کیا گیا ہے جس کے ذریعے حکومت کے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 میں ایک نئی دفعہ 230F متعارف کرائی ہے۔ آرڈیننس کی دفعہ 230F کی ذیلی سیکشن (1) غیر منقولہ جائیداد کے لیے ڈائریکٹوریٹ جنرل (DG.IP) کے قیام کا اہتمام کرتی ہے۔ اس نئے آفس کو غیر منقولہ جائیداد کی ٹیکس کاری کے لیے لائحہ عمل تشکیل دینے اور اس پر عملدرآمد کرانے کے لیے ضروری صلاحیت اور دائرہ کار اختیار عطا کیا جائے گا۔ ذیلی دفعہ (3) ڈائریکٹوریٹ جنرل کو ذیلی دفعہ (4) میں مذکور وجوہات اور مقاصد کے لیے جائیداد کے حصول کے لیے کارروائی کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ اس ذیلی سیکشن کے مطابق، ذیلی دفعہ (3) کے تحت کارروائی آغاز وہاں کیا جائے گا جہاں ڈائریکٹر جنرل کے پاس اپنی جانب سے کی گئی تشخیص مالیت کی بنیاد پر یہ یقین کرنے کی وجوہات موجود ہوں کہ واجبی بازاری مالیت کی کوئی غیر منقولہ جائیداد کسی شخص (منتقل کنندہ) کی جانب سے کسی دوسرے شخص (منتقل الیہ) کو ایسے بدل کے عوض منتقل کی گئی، جو غیر منقولہ جائیداد کی واجبی بازاری مالیت سے کم ہے اور یہ کہ ایسی منتقلی کے لیے بدل جس پر منتقل کنندہ اور منتقل الیہ کے درمیان اتفاق ہو اور رج مقاصد کے لیے منتقلی کی دستاویز میں کم بیان کیا گیا ہے۔

(a) اس آرڈیننس کے ود ہولڈنگ ٹیکس وجوہات سے گریز یا ان میں کمی

(b) غیر منقولہ جائیداد میں سرمایہ کاری کا احاطہ کرنے والی دفعہ 111 کی ذیلی دفعہ (1) میں محولہ غیر مصرحہ

(صراحت نہ کی گئی) رقم کا اخفا

تشخیص مالیت میکانزم (تشخیص مالیت کنندہ کا تقرر اور اس کے کام کرنے کا طریقہ) بیان کیا جائے گا۔ ذیلی دفعہ (8) کارروائی کے آغاز کے لیے مدت کو غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی سے چھ ماہ کے اندر تک محدود کرتی ہے۔ کارروائی کا طریق عمل منتقل کنندہ اور منتقل الیہ کے لیے شنوائی کے موقع کی فراہمی اور جائیداد کے لیے حتمی حکم دینا ایسے موضوعات ہیں جن کا احاطہ

ذیلی دفعات (9) تا (11) میں کیا گیا ہے۔ DG-IP کے احکام کے خلاف اپیلٹ طریقہ ہائے کار کی صراحت ذیلی دفعات (12) تا (18) میں کی گئی ہے۔

اگر ذیلی دفعہ (11) کے تحت کیا گیا DG-IP کا حکم اپیلٹ فورموں کی کسوٹی پر برقرار رہتا ہے تو غیر منقولہ جائیداد اور اُس میں تمام حقوق بشمول ملکیتی حقوق آرڈیننس کی نئی شامل کی گئی دفعہ 230F کی ذیلی دفعہ (19) کے مخصوص مفہوم انہیں حقوق اور استفادات کے ساتھ وفاقی حکومت کے تصرف میں آجائے گی جو سابقہ ملکیت میں برقرار رہتے۔ ذیلی دفعہ (20) مالک کو ڈھول کے لیے بدل، کی ادائیگی کا اہتمام کرتی جس کی تعریف ذیلی دفعہ (21) میں جو اُس قیمت کا دگنا ہو گا جس پر منتقل کنندہ اور منتقل الیہ نے جائیداد جو کارروائی کا موضوع کی منتقلی کی ہے۔

حکومت کا مقصد ٹیکس مطالبات پیش کرنے کے مقاصد کے لیے جائیداد کی واجبی مالیت کا صحیح تخمینہ لگانا ہے۔ تاہم، ذیلی دفعہ (22) کے مطابق نئی شرائط بشمول ڈائریکٹوریٹ جنرل کا قیام اُس تاریخ کو نافذ العمل ہوں جو وفاقی حکومت کی طرف سے مشتہر کی جائے۔ نوٹس جاری کیے جانے سے قبل اچھا خاصا ابتدائی کام کیا جانا ہے۔ اس میں فنڈز، تشخیص مالیت میکانزم، اپیلٹ اتھارٹیز کی تقرری اُن سے جائیداد کے لین دین پر اپنی تشخیصی جدولیں واپس لینے اور اپنی ٹیکس شرحیں کم کرنے کی استدعا کرنے کے لیے صوبوں سے مشاورت ضروری نوٹیفیکیشنز بھی شامل ہیں۔ اسی طرح، ذیلی دفعہ (22) یہ قرار دیتی ہے کہ دفعہ 231F کی شرائط اُس وقت تک ناقابل اطلاق رہیں گی جب تک کہ وفاقی حکومت کی جانب سے نوٹیفیکیشن جاری نہ کر دیا جائے۔ نوٹیفیکیشن کے اجراء کے بعد موجودہ دفعات 111، 236C اور 236W کی شرائط اطلاق پذیر نہیں ہوں گی جبکہ دفعہ 236K کے تحت شرحیں کم کر کے ایک فی صد کر دی گئیں۔ تاہم، مذکورہ نوٹیفیکیشن کے اجراء کی تاریخ تک دفعات 236C، 236K اور 236W کے تحت وصول کیے جانے والے ٹیکس کی وصولی جاری رہے گی۔ مزید برآں دفعہ 111 کی شرائط اطلاق پذیر رہیں گی۔

15- آرڈیننس کی دفعہ 121 کے تحت بہترین مدبرانہ / قیاسی تخمینہ کاریوں کے لیے میعاد آرڈیننس کی دفعہ 113 کی ذیلی دفعہ (5) کے فقرہ شرطیہ کے اعتبار سے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ (4) 114 کے تحت آمدن کا گوشوارہ فراہم کرنے کے لیے اُس شخص کو گزشتہ دس مکمل ٹیکس سالوں میں سے کسی ایک یا زائد کے لیے نوٹس جاری کیا جاسکتا ہے جس نے گزشتہ پانچ ٹیکس سالوں میں سے کسی ایک کے لیے گوشوارہ فائل (داخل) نہ کیا ہو۔ تاہم فنانس ایکٹ 2018 سے قابل ایسے معاملے میں جاری کیے نوٹس کے جواب میں گوشوارہ فائل (داخل) کرنے میں ناکامی پر، اُس ٹیکس سال جس سے وہ متعلق ہے کے آخر میں پانچ سالوں کے اندر بہترین قیاسی / مدبرانہ تخمینہ کاری جاری کی جاسکتی تھی۔ اس طرح سے گوشواروں کے عدم ادخال کی صورت میں اگرچہ گوشوارہ فائل (داخل) کرنے کے لیے گزشتہ دس مکمل سالوں کے لیے نوٹس جاری کیا جاسکتا تھا لیکن آرڈیننس کی دفعہ 121 کی ذیلی دفعہ (3) میں مقررہ میعاد کی بنا پر بہترین قیاسی / مدبرانہ تشخیص صرف گزشتہ پانچ مکمل سالوں کے لیے جاری کی جاسکتی تھی۔ یہ عدم یکسانی ختم کرنے کی غرض سے دفعہ 121 کی ذیلی دفعہ (3) میں ایک فقرہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے ذریعے ان حالات میں جہاں آرڈیننس کی دفعہ 114 کی ذیلی دفعہ (5) کے فقرہ شرطیہ کے اعتبار سے گزشتہ مکمل دس ٹیکس سالوں میں کسی ایک یا دو

کے لیے آمدن کے گوشواروں کی فراہمی طلب کرنے کا نوٹس جاری کیا جاسکتا ہو، ٹیکس سال کے اختتام سے دو سال کے اندر بہترین قیاسی / مدبرانہ تخمینہ کاری جاری کی جاسکتی ہے۔

16- تنازع کے متبادل تنازع حل میکانزم پر نظر ثانی [دفعہ 134A]

متبادل تنازع حل کا تصور فنانس ایکٹ، 2004 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 میں نئی دفعہ 134A شامل کر کے متعارف کرایا گیا۔ اس کا مدعا ایف بی آر اور ٹیکس دہندگان کے درمیان تنازعات کے بحالت تصفیہ کے لیے متبادل ذریعہ مہیا کرنا اور مختلف اسپلٹ فورموں پر مقدمات کے التوا کو کم کرنا تھا، تاہم، متبادل تنازع حل کمیٹی (ADRC) کے ذریعے تنازعات کے حل کے لیے موجودہ میکانزم ٹیکس دہندگان کی مشکلات کم کرنے میں کلیتاً کامیاب نہیں تھا اور اس لیے اہم تبدیلیوں جو ذیل میں مذکور ہیں کے ساتھ دفعہ 134A تبدیل کر دی گئی ہے۔

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل کوئی بھی متاثرہ شخص اسپلٹ اتھارٹی کے روبرو کسی معاملے کے سلسلے میں کسی مشکل یا تنازع کے حل کے لیے بورڈ کو کمیٹی کی تشکیل کے لیے درخواست دے سکتا تھا۔ تاہم ایسے مقاصد معاملات میں جہاں مماثل معاملات پر اثر پڑنے کے ہر قانونی امر کی تعبیر وابستہ تھی وہ متبادل تنازع حل کمیٹی (ADRC) کے دائرہ سے باہر تھے۔ تاہم فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے کی گئی ترمیم کی رو سے درج ذیل سے متعلق کوئی تنازع

(i) متاثرہ شخص کے نام ٹیکس کی ذمہ داری یا ریفرنڈز (واپسی رقوم) کا جواز؛ یا

(ii) عدم ادا ایگی سرچارج اور جرمانہ سے دست برداری کا اثر اطلاق؛ یا

(iii) کوئی دیگر مخصوص داد رسی جو تنازع کے حل کرنے کے لیے مطلوب ہو متبادل تنازع حل سے متعلق

آرڈیننس کی دفعہ 13A کے دائرہ میں آئے گا۔

متاثرہ شخص کوئی مشکل یا تنازع حل کرنے کے لیے جو کسی عدالت قانون یا اسپلٹ اتھارٹی میں زیر مقدمہ ہو فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو کمیٹی کی تشکیل کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔ تاہم ایسے معاملات جہاں استغاثہ کی کارروائی شروع کر دی گئی یا جہاں مماثل معاملات پر اثر پڑنے کے قانونی امر کی تعبیر وابستہ ہو۔ وہ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے تبدیل کی گئی دفعہ 134A کے دائرہ سے باہر ہیں۔

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، متاثرہ شخص کی جانب سے درخواست کی وصولی کے 60 یوم کے اندر بورڈ کی جانب سے ADR کمیٹی تشکیل دی جانی ہوتی تھی۔ ایسی کمیٹی ان لینڈ ریونیو کے افسر جو کمشنر کے عہدے سے کم نہ ہو اور مشکل یا تنازع کے حل کے لیے چارٹرڈ یا کاسٹ اکاؤنٹس، ایڈووکیٹس، انکم ٹیکس پریکٹیشنرز یا معزز ٹیکس دہندگان پر مشتمل پینل سے دو اشخاص پر مشتمل ہوتی تھی۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے کی گئی ترمیم کی بنا پر ADRC کی ساخت تبدیل کر دی گئی ہے۔ ممبر ان لینڈ ریونیو کا افسر ہو گا جو کمشنر کے عہدے سے کم نہ ہو۔ دوسرا نمبر وہ شخص ہو گا جو بورڈ کی جانب سے مشتہر (نوٹیفائی) کردہ سینئر چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس اور ٹیکس کاری کے شعبے میں تجربہ رکھنے والے سینئر ایڈووکیٹس اور معزز کاروباری اشخاص جو ایوان تجارت و صنعت کی جانب سے نامزد کیے گئے ہوں پر مشتمل پینل میں سے ٹیکس دہندہ کی جانب سے نامزد کیا جائے گا۔ تاہم، ٹیکس دہندہ کو اپنے چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ یا ایڈووکیٹ نامزد کرنے کی اجازت نہیں ٹیکس دہندہ آڈیٹر یا مجاز

نمائندہ رہا ہو۔ تیسرا افسر ریٹائرڈ چیف ہو گا جو ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے عہدے سے کم نہ ہو اور جو پہلے دو ممبران کو اتفاق رائے سے نامزد کیا جائے گا۔

فنانس ایکٹ 2018ء سے قبل، PDRC کی کارروائی منعقد کی جاتی تھی جبکہ ٹیکس دہندہ کی اپیل اپیلیٹ اتھارٹی کے روبرو زیر التوا رہتی تھی۔ ADRC کی سفارشات کی روشنی میں بورڈ کی جانب سے حکم کے اجرا کے بعد، مذکورہ سفارشات اُس اتھارٹی ٹریبونل یا کورٹ کو پیش کی جانی ہوتی تھیں جہاں طور اور ایسے احکام جو موزوں خیال کیے جائیں کے لیے معاملہ زیر سماعت ہو۔ فنانس ایکٹ 2018ء کے ذریعے متاثرہ شخص یا کمشنر یا دونوں، جو بھی صورت ہو، بورڈ کی جانب سے ADRC کی تشکیل کے بعد کسی اپیلیٹ اتھارٹی یا عدالت قانون کے روبرو زیر التوا اپیل واپس لینا ہوتی ہے۔ ADRC اپنی کارروائی اُس وقت تک شروع نہیں کرے گی جب تک کہ واپسی / دست برداری کا حکم بورڈ کو ارسال نہ کر دیا جائے اور اگر ADRC کی تشکیل 75 اہم کے اندر فیصلہ ارسال نہیں کیا جاتا ہے تو مذکورہ کمیٹی تحلیل ہو جائے گی اور دفعہ 134A کی شرائط اطلاق پذیر نہیں ہوں گی۔ متبادل تنازع حل کمیٹی کو زیر غور امر تنقیح طلب / مسئلہ کا جائزہ کا مینڈیٹ دیا جاتا ہے اور اور انکو آئی کر سکتی ہے، ماہرانہ رائے حاصل کر سکتی ہے اور ان لینڈ ریونیو کے کسی افسر یا کسی دیگر شخص کو آڈٹ کرنے کی ہدایت کر سکتی ہے جو بھی ضروری خیال کرے۔ کمیٹی کو کارروائی کے آغاز کے 120 یوم کے اندر کثرت رائے سے فیصلہ کرنا ہو گا، تاہم 120 یوم کی مذکورہ بالا مدت شمار کرتے وقت عدالت قانون یا اپیلیٹ اتھارٹی کی جانب سے دست برداری کے حکم کی ترسیل کی مدت منہا کر دی جائے گی۔

120 یوم کے اندر فیصلہ کرنے میں ناکامی کی صورت میں، بورڈ تحریری حکم کے ذریعے کمیٹی تحلیل کر دے گا اور معاملے کا فیصلہ وہ عدالت قانون یا اپیلیٹ اتھارٹی کرے گی جس نے دست برداری کا حکم جاری کیا تھا۔ ایسی صورت میں، اپیل کو عدالت قانون یا اپیلیٹ اتھارٹی کے روبرو اس طرح زیر سماعت سمجھا جائے گا گویا کہ یہ واپس کی ہی گئی تھی۔ ایسی صورت حال میں، بورڈ تحلیل کا حکم عدالت قانون یا اپیلیٹ اتھارٹی اور کمشنر کو ارسال کرے گا۔ مزید برآں تحلیل کے حکم کو وصولی پر متاثرہ شخص یہ عدالت قانون یا اپیلیٹ اتھارٹی کو ارسال کر دے گا جو مذکورہ حکم کی ترسیل کے چھ ماہ کے اندر مقدمے کا فیصلہ کرے گی۔

فنانس ایکٹ، 2018ء سے قبل، ADRC کے روبرو تنازعہ زیر سماعت ہونے کے دوران ٹیکس کی وصولی خود کار طور پر امتناع نہیں ہوتا تھا۔ ٹیکس دہندگان کو سہولت فراہم کرنے اور ان کی مشکل کم کرنے کی غرض اُس تنازع کے سلسلے میں جس کے لیے کمیٹی تشکیل دی گئی ٹیکس وصولی عدالت قانون یا اپیلیٹ اتھارٹی کی جانب اپیل کی دستبرداری کے حکم کی تاریخ سے کمیٹی کی جانب سے فیصلہ کی تاریخ تک مصنوعی تصور کی جائے گی۔

فنانس ایکٹ، 2018ء سے قبل، کسی اپیلیٹ اتھارٹی کے پر سماعت کسی معاملے / مقدمے کے سلسلے میں متاثرہ شخص کی دی گئی درخواست کی پیروی میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے تشکیل دی گئی متبادل تنازع حل کمیٹی کی سفارشات کا بورڈ کے قابل پابندی نہیں تھی اور بورڈ متبادل تنازع حل کمیٹی کی سفارشات کی وصولی کے نوے یوم کے اندر ایسے حکم کے اجرا کا اختیار حاصل تھا جو وہ موزوں خیال کرے۔ مزید برآں، ایف بی آر کی جانب سے مجاری کردہ حکم سے غیر مطمئن درخواست قرار کو زیر غور معاملے کی متعلقہ اپیلیٹ اتھارٹی کے روبرو پیروی جاری رکھنے کا اختیاری تیزی

(option) حاصل تھا۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے کمشنر اور متاثرہ شخص / ٹیکس دہندہ دونوں کو متبادل تنازع حل کمیٹی کے فیصلے کا پابند بنایا گیا ہے۔ متبادل تنازع حل کمیٹی کے فیصلے کا پابند بنایا گیا ہے۔ متبادل تنازع حل کمیٹی کے فیصلے کے متبادل تنازع حل کمیٹی کے فیصلے پر متاثرہ شخص / درخواست گزار کمیٹی کی جانب سے کیے گئے فیصلہ کے مطابق انکم ٹیکس اور دیگر ٹیکسز کی ادائیگی کرنے کا پابند ہو گا اور تمام فیصلے، احکام اور فرمان اس حد تک ترمیم شدہ تصور ہوں گے۔ بورڈ کو متبادل تنازع حل کمیٹی کے ممبران کو مساوائے ان لینڈ ریونیو کے ایبیسر کے (جو کمشنر کے عہدے سے کم نہ ہو) کے سے کمیٹی کا ممبر مقرر کیا جاتا ہے بطور معاوضہ ادائیگی کی جانے والی رقم مقرر کرنے کا بھی اختیار دیا گیا ہے۔

17- نیشنل ڈیٹا بیس رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کو افشائے معلومات [دفعہ (3) 26] انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 216 کی ذیلی دفعہ (1) کے مطابق سرکاری ملازمین کو ٹیکس گوشواروں / کیفیت ناموں / اکاؤنٹس نیز آرڈیننس کے تحت کارروائیوں (ماسوائے جرائم اور استعاثوں سے متعلقہ کارروائیوں کے دوران فراہم کی گئی دستاویزات دی گئی شہادتوں اور دیے گئے حلف ناموں یا بیانات حلفی میں موجود معلومات افشا کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں تخمینہ کاری یا آرڈیننس کے تحت وصولی کی کارروائیوں سے متعلقہ کوئی ریکارڈ بھی بصیغہ راز رکھنا چاہیے۔ تاہم انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 216 کی ذیلی دفعہ (3) میں بعض استثنا بھی دیے گئے ہیں جہاں مخصوص اشخاص یا تنظیموں کو معلومات افشا کی جاسکتی ہیں۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے نیشنل ڈیٹا بیس رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) کو بھی ان تنظیموں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے جو انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 11 کی ذیلی دفعہ (1) کے مخصوص مفہوم میں اخفا کے دائرہ میں نہیں آتیں۔ یہ ترمیم ٹیکس میعاد بڑھانے کے مقاصد کے لیے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی معاونت کرے گی۔

18- حصص، سکوک اور انشورنس میں سرمایہ کاری کے لیے آرڈیننس کی دفعہ 2 کے تحت ٹیکس چھوٹ کی حد

میں اضافہ

ریزیڈنٹ (مقیم) مرد یا AoP حصص یا سکوک کے حقیقی الاٹی ہونے کے ناتے پاکستان میں اسٹاک ایکسچینج میں درج فہرست سرکاری کمپنی کی جانب سے پیش کردہ نئے حصص کے حصول پر پاکستان میں اسٹاک ایکسچینج میں درج فہرست اور اس پر کاروبار کی جانے والی سرکاری کمپنی کی جانب سے پیش کردہ سکوک کے حصول پر انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 62 کے تحت ٹیکس چھوٹ کا حقدار ہوتا ہے۔ مزید برآں، تنخواہ یا کاروبار سے آمدن حاصل کرنے والا ریزیڈنٹ (مقیم) مرد یا AoP بھی انشورنس آرڈیننس 2000 کے تحت SECP کی جانب سے رجسٹرڈ لائف انشورنس کمپنی کو لائف انشورنس پر بیم کی ادائیگی پر ایسی ٹیکس چھوٹ سے استفادہ کر سکتا ہے۔ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کے تحت قابل اجازت ٹیکس چھوٹ کی رقم میں دیے گئے کلیہ کے مطابق شمار کی جاتی ہے۔

(A/B XC)

جہاں

A: ریڈیڈنٹ (مقیم) فرد یا AoP کے لیے متعلقہ سال کے باب III کے حصہ X کے تحت کسی ٹیکس چھوٹ کی اجازت سے قبل کے تشخیص کردہ ٹیکس کی رقم ہے۔

B: متعلقہ ٹیکس سال کے لیے ریڈیڈنٹ (مقیم) فرد یا AoP کی قبل ٹیکس آمدن ہے۔

C: درج ذیل کم کردہ رقم

(a) متعلقہ ٹیکس سال میں حصص / سکوک حاصل کرنے کی کل لاگت یا ریڈیڈنٹ (مقیم) فرد کی جانب سے ادا کردہ

لائف انشورنس پر بیمہ کی مجموعی رقم؛

(b) ٹیکس سال کے لیے ریڈیڈنٹ (مقیم) فرد کی قابل ٹیکس آمدن کا 20 فی صد،

(c) 1.5 ملین روپے

حصص / سکوک میں سرمایہ کاری اور لائف انشورنس پر بیمہ کی ادائیگی کی ترغیب دینے کے لیے فنانس ایکٹ، 2011 کے ذریعے آرڈیننس کی دفعہ 62 کے تحت ٹیکس کریڈٹ کے شمار کے لیے کلیہ کے جزو C میں 1.5 ملین روپے کی حد سے بڑھا کر 2 ملین روپے کر دی گئی ہے۔

19۔ مختلف ٹیکس چھوٹوں (Credits) میں 30 جون 2021 تک توسیع [دفعات 65B، 65D اور 65E]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، دفعات 65B، 65D اور 65E کے تحت ٹیکس چھوٹیں 30-06-2019 Credited تک دستیاب تھے، فنانس ایکٹ 2018 کے ذریعے آخری مقررہ تاریخ 30-06-2019 سے بڑھا کر 30-06-2021 کر دی گئی۔

20۔ آرڈیننس کی دفعہ 177 اور 214C کے تحت آڈٹ تین سال میں ایک بار کیا جائے گا [دوسرے شیڈول کی شق

(105)، حصہ iv]

فیڈرل بورڈ آف ریونیو کو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 214C کے تحت بے ترتیب یا بلحاظ ترتیب کمپیوٹر قلم اندازی کے ذریعے ان کے آمدن ٹیکس امور کے آڈٹ کے لیے اشخاص کا انتخاب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ کمشنرز کو بھی اس سے متعلق تحریری وجوہات قلمبند کرنے کے لیے بعد انکم ٹیکس آرڈیننس، 201 کی دفعہ 177 کے تحت آڈٹ کے لیے ٹیکس دہندگان کا انتخاب کرنے کا مینڈیٹ حاصل ہے۔ مزید برآں، آرڈیننس کی دفعہ 177 کے تحت ان کے ٹیکس امور کے آڈٹ کے لیے ٹیکس دہندگان کا انتخاب کرنے کے اختیارات انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 214C کے تحت بے ترتیب یا بلحاظ ترتیب قلم اندازی کے ذریعے ان کے آمدن ٹیکس امور کے آڈٹ کے لیے ٹیکس دہندگان کے انتخاب کے سلسلے میں فیڈرل بورڈ کی جانب سے بروئے کار لائے جانے والے اختیارات سے الگ ہیں۔

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل کسی شخص کو اس کے آمدن ٹیکس امور کے آڈٹ کے لیے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعات 177، اور 214C کے تحت کسی شخص کے ٹیکس امور کا آڈٹ متواتر ٹیکس سالوں میں کیا جاسکتا تھا۔ تاہم، ان ٹیکس دہندگان کو سہولت فراہم کرنے کی غرض جو بار بار آڈٹ کے مورد ہوں اور ایسے ٹیکس دہندگان کی مابعد مشکل کو کم کرنے کے لیے فنانس ایکٹ 208 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے جس کے ذریعے اس کے آمدن ٹیکس کے امور کے آڈٹ کے لیے کسی شخص کو بار بار یعنی متواتر ٹیکس سالوں میں منتخب کرنے کے بورڈ اور کمشنر کے اختیارات کم کر دیے گئے ہیں، اس لیے، فنانس ایکٹ، 2018 کی منظوری کے نتیجے میں اس کی آمدن ٹیکس کے امور کے آڈٹ کے لیے کسی شخص کا انتخاب نہیں کیا جاسکتا اگر اس شخص کو ماقبل تین ٹیکس سالوں میں سے کسی ایک میں منتخب کیا گیا ہو۔ تاہم، کمشنر اب بھی دفعہ 177 کے تحت کسی شخص کو آڈٹ کے لیے منتخب کر سکتا ہے اگرچہ کوئی شخص ماقبل تین ٹیکس سالوں میں سے کسی ایک میں منتخب کیا گیا تھا تاہم ایسی صورت حال میں کمشنر کی جانب سے انتخاب بورڈ کی پیشگی منظوری سے مشروط ہے۔ اس لیے کوئی شخص انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 177 کے تحت تین ٹیکس سالوں ایک سے زائد بار اپنے ٹیکس امور کے آڈٹ کا مورد ہو سکتا ہے۔ اگر کمشنر اس حوالے سے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی منظوری حاصل ہو۔

21- آزاد جموں و کشمیر (A30) اور گلگت بلتستان میں ٹیکس گوشوارے کی فائل (داخل) کرنے والے ٹیکس دہندگان کو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے تحت فائلرز تصور کیے جائیں گے۔

فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے مختلف ود ہولڈنگ ٹیکس کی شرائط کے تحت فائلرز کے مقابلے میں نان فائلرز کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس کی زیادہ شرحیں مقرر کرنے کے ذریعے نان فائلرز کے لیے کاروبار کرنے کی لاگت بڑھانے کی پالیسی اختیار کی ہے۔ آزاد جموں و کشمیر اور گلگت۔ بلتستان سے اپنے گوشوارے فائل (داخل) کرنے والے اشخاص مختلف ترسیلات زر مثلاً بینکوں سے نقد رقم نکالنے کے یا بینکاری ترسیلات زر، موٹر گاڑیوں کی رجسٹریشن یا موٹر گاڑی ٹیکس کی وصولی وغیرہ پر پاکستان کے علاقے میں ود ہولڈنگ ٹیکس زیادہ شرحوں کے مورد تھے جو نان فائلرز پر اطلاق پذیر ہیں کیونکہ وہ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (23A) کے مفہوم جن اصطلاح "فائلر" کے دائرہ میں نہیں آتے تھے۔ اس لیے کہ ان کا نام (کے نام) فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے میعاد پر جاری کردہ فعال ٹیکس دہندگان فہرست میں موجود نہیں ہوتے تھے۔

AK&K اور گلگت۔ بلتستان میں ان ٹیکس گوشوارے فائل (داخل) کرنے والے اشخاص کو سہولت فراہم کرنے کی غرض سے فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے دفعہ (23A) کے تحت فائلر کی تعریف میں ترمیم کی گئی ہے جس کے ذریعے آزاد جموں و کشمیر کونسل بورڈ آف ریونیو اور گلگت بلتستان کونسل بورڈ آف ریونیو کی فعال ٹیکس دہندگان فہرست میں شامل اشخاص کو بھی انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے تحت فائلر تصور کیا جائے گا، لہذا ایسے افراد نان فائلرز پر اطلاق پذیر زیادہ ود ہولڈنگ ٹیکسوں کے مورد نہیں ہوں گے۔ تاہم، یہ ذکر کرنا مناسب ہو گا کہ پاکستان کے علاقے میں کاروبار کرنے والے / پاکستانی ذریعہ آمدن سے کمانے والے اشخاص اپنے آمدن ٹیکس گوشوارے پاکستان میں فائل (داخل) کے پابند ہوں گے۔

22۔ بطور وظیفہ ادا کی گئی رقم تعلیمی اداروں کی جانب سے پیشگی ٹیکس کی وصولی کی مورد نہیں ہوتی [دفعہ

[2369

آرڈیننس کی دفعہ 2369 کے مخصوص مفہوم میں، فیس واؤچر یا چالان تیار کرنے والا شخص کسی تعلیمی ادارے مثلاً سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، ٹیوشن سنٹروں وغیرہ کو ادا کردہ فیس کی رقم پر اس شخص سے 5 فی صد کی شرح سے پیشگی ٹیکس جمع کرنے / وصول کرنے کا پابند تھا۔ تاہم، آرڈیننس کی دفعہ 2369 کے تحت ان معاملات میں وصول نہیں کی جاتے تھے جہاں سالانہ فیس 200,000 روپے تک ہو اور اُس شخص کے معاملے جو نان ریڈیڈنٹ (غیر مقیم) ہو مختلف دستاویزی مواد کے ساتھ جو آرڈیننس کی دفعہ 2369 کی ذیلی دفعہ (6) میں بیان کیے گئے ہیں۔

23۔ کونسل کی درآمد ٹیکس کی شرح / شرحوں کو معقول بنانا [شیڈول کا حصہ II]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 148 کے تحت کونسل کی درآمد پر فائلرز کی صورت میں کمپنیوں اور صنعتی منصوبوں و اداروں سے 5 فی صد کی شرح سے اور دیگر 6 فی صد کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا تھا اور (نان فائلرز کی صورت میں) کمپنیوں اور صنعتی منصوبوں و اداروں سے 8 فی صد کی شرح سے اور دیگر اشخاص سے 9 فی صد کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا تھا۔ فنانس ایکٹ کے ذریعے دفعہ 148 کے تحت کونسل کی درآمد ٹیکس کی شرح کم کر کے فائلرز کے 4 فی صد اور نان فائلرز کے 6 فی صد کر دی گئی ہے۔

24۔ ایل این جی کی درآمد پر رعایتی ٹیکس کا شرح کا دائرہ وسیع کیا جانا [پہلے شیڈول کا حصہ II]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، صرف حکومت پاکستان کی جانب سے نامزد مائع شدہ قدرتی گیس (LNG) کے خریدار دفعہ 148 کے تحت درآمد کے مرحلے پر فائلرز کے لیے ایک فی صد کی شرح اور نان فائلرز کے لیے 15 فی صد کی شرح سے ٹیکس وصولی کی کم کردہ شرح کے حقدار تھے۔ تاہم، ایل این جی کے تمام درآمد کنندگان کو مساوی موقع فراہم کرنے اور غیر امتیازی سلوک یقینی بنانے کے لیے فنانس ایکٹ 2018 کی دفعہ 148 کے تحت ایل این جی کے تمام درآمد کنندگان خواہ حکومت کی طرف سے نامزد خواہ نہ ہوں درآمد کے مرحلے پر فائلرز سے ایک فی صد کی شرح سے اور نان فائلرز سے 15 فی صد کی شرح سے ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

25۔ نان فائلرز کی جانب بینکاری ترسیلات زر پر پیشگی ٹیکس کی کم کردہ شرح (پہلے شیڈول کے حصہ IV

ڈویژن XXI]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، ہر بینکار کمپنی انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 236 کے مفہوم میں دستاویزات مثلاً ڈیمانڈ ڈرافٹ، پے آرڈرز خصوصی ڈیمانڈ رسید، نقد ڈیمانڈ رسید، قلیل المدت ڈیمانڈ رسید، کال ڈیمانڈ رسید،

روپوں میں ٹریولرز چیکوں وغیرہ پر 50,000 روپے یومیہ سے زائد رقم ہر نان فائلرز سے 0.6 فی صد کی شرح سے قابل تسویہ پیشگی / ٹیکس وصول کرنے کی پابند تھی۔ اسی طرح تمام بینک اکاؤنٹس سے چیک / کلیرنس کے ذریعے فنڈز کی منتقلی، کیوں، آن لائن / ٹیلی گرافنی / میل منتقلیوں، براہ راست ڈیبٹس (منہائیاں)، انٹرنیٹ، موبائل فونز کے ذریعے انٹرنیٹ / بینک ادائیگیوں اور مختلف طریقوں کے ذریعے فنڈز کی منتقلی پر بھی آرڈینس کی دفعہ 336A کے تحت نان فائلرز 0.6 فی صد کی شرح سے ٹیکس کی وصولی کا مینڈیٹ (اختیار) دیا گیا تھا اگر ایسی منتقلیاں (مجموعی طور پر -/50,000 روپے یومیہ سے زائد ہوں۔

آرڈینس کی دفعہ 236P کے تحت ٹیکس شرح عارضی طور پر کم کر کے 0.4 فی صد کر دی گئی اور کابینہ ڈویژن کی اقتصادی رابطہ کمیٹی کی سفارش کے بموجب اس میں میعادى طور پر توسیع کی جاگئی تھی۔ فنانس ایکٹ 2018 کے ذریعے آرڈینس کی دفعہ 236P کے تحت اطلاق پذیر ٹیکس سنٹر 0.6 فی صد سے کم کر کے 0.4 فی صد کر دی گئی ہے۔ دفعہ 236P کے تحت کم کردہ 0.4 شرح میں اب توسیع کی کوئی ضرورت نہیں۔

26۔ سٹاک ایکسچینج کے میزان میں وصول کردہ ٹیکس کا قابل [دفعہ 233A]

انکم ٹیکس آرڈینس، 2011 کی دفعہ 233A کے مطابق پاکستان میں رجسٹرڈ سٹاک ایکسچینج اپنے ممبران سے، ایسے ممبران کی جانب سے کمائے گئے کمیشن پر ٹیکس کے بدلے میں حصص کی خرید و فروخت پر 0.02 فی صد کی شرح سے ٹیکس وصول کرنے کا پابند ہے۔ فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل آرڈینس کی دفعہ 233A کے تحت وصول کردہ ٹیکس حتمی ٹیکس قرار پایا تھا۔ فنانس ایکٹ 2018 کے بموجب پاکستان میں رجسٹرڈ سٹاک ایکسچینج کی جانب سے آرڈینس کی دفعہ 233A کے تحت اپنے ممبران سے، ایسے ممبران کی جانب سے کمائے گئے کمیشن پر ٹیکس کے بدلے میں حصص کی خرید و فروخت پر وصول کردہ ٹیکس نوعیت کے لحاظ سے قابل تسویہ ہو گا۔

27۔ انکم ٹیکس آرڈینس، 2001 کے تحت قرقی کے ذریعے ٹیکس کی وصولی روکنے کے لیے ٹیکس کی ادائیگی کی کم از کم حد میں کمی۔

آرڈینس کی دفعہ 140 کمشنر کو کسی ٹیکس دہندہ کی جانب سے واجب الادا ٹیکس، ٹیکس گزار کے ایمپائرزر (رقم / نقدی) رکھنے والے اشخاص میں سے ٹیکس وصول کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈینس، 2001 کی دفعہ 140 کی ذیلی دفعہ (1) میں ایک فقرہ شریعہ شامل کیا گیا جس کے ذریعے کمشنر کو دفعہ 127 کے تحت پہلی اپیل زیر سماعت ہونے کے دوران واجب الادا ٹیکس کی وصولی کے لیے نوٹس جاری کرنے سے منع کیا گیا ہے، اگر ٹیکس دہندہ کی جانب سے متنازع ٹیکس مطالبہ کی 25 فی صد ادائیگی کر دی جائے۔ پہلی اپیل کے زیر سماعت ہونے کے دوران واجب الادا مطالبہ کی ادائیگی میں ٹیکس دہندگان کو درپیش مشکلات کم کرنے کی غرض سے ٹیکس ادائیگی کی کم از کم حد واجب الادا ٹیکس کی 25 فی صد ادائیگی سے کم کر کے واجب الادا مطالبہ کی 10 فی صد ادائیگی کر دی گئی ہے۔ اس لیے، اگر

ٹیکس دہندہ کمشنر (اپیلز) کے روبرو وزیر سماعت واجب الادا ٹیکس مطالبہ کی 10 فی صد ادائیگی کر دے تو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 140 کے تحت کی جانے والی ٹیکس وصولی نہیں کی جائے گی۔

28۔ ود ہولڈنگ ٹیکس کیفیت نامے تاخیر سے فائل (داخل) کرنے والے فائلرز کے لیے جرمانہ میں تخفیف [دفعہ 182 پڑھیے بشمول دفعہ 115، 165، 165A اور 165B] فنانس ایکٹ، 2019ء سے قبل انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 دفعہ 115، 165، 165A یا 165B کے تحت مطلوب کیفیت نامہ مقررہ تاریخ کے اندر فراہم کرنے میں ناکام رہنے والے ود ہولڈنگ ٹیکس ایجنٹ، انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 82 کے تحت کم از کم -/10,000 جرمانہ کی شرط کے ساتھ عدم ادائیگی کے لیے 21500 روپے جرمانہ ادا کرنا مستوجب ہو گا۔

ان ود ہولڈنگ ایجنٹوں کی مشکل کم کرنے کی غرض سے جو وصول کردہ /وضع کردہ (Withhold) ٹیکس کی مقررہ تاریخ کے اندر خزانہ میں ادائیگی کرتے ہیں لیکن کسی بھی وجہ سے آرڈیننس کی دفعات 115، 165، 165A اور 165B کے تحت مطلوب کیفیت نامے مقررہ تاریخ (تاریخوں) کے اندر فائل (داخل) کرنے کے قابل نہ ہوں۔ فنانس ایکٹ 2018 کی منظوری کے نتیجے میں ایسے اشخاص کم از کم جرمانہ -/10,000 روپے یا 2500 روپے یومیہ جرمانہ جیسا کہ فنانس ایکٹ، 2018 کے مقابلے میں انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 112 کے تحت کل -/5000 روپے جرمانہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ تاہم، ایسا کم کردہ جرمانہ صرف ان معاملات میں اطلاق پذیر جو وصول کردہ /وضع کردہ (Withhold) سرکاری خزانے میں مقررہ تاریخ کے اندر جمع کرایا گیا ہو جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے اور جہاں ود ہولڈنگ ایجنٹ کی جانب سے ایسے کیفیت ناموں کی فائلنگ (کے ادخال) کی مقررہ تاریخ سے 90 یوم کے اندر دفعات 115، 165، 165A یا 165B کے تحت کیفیت نامے فائل (داخل) کرائے گئے ہوں کی دو شرائط پوری کی جائیں۔ اگر یہ دو شرائط پوری نہ کی جائیں تو ٹیکس دہندہ کم از کم جرمانہ -/10,000 یا -/2500 روپے یومیہ جرمانہ کا مستوجب ہو گا جیسا کہ فنانس ایکٹ، 1018 سے قبل معاملہ تھا۔

بڑی تجارت گاہوں کے لیے کم از کم ٹیکس کی کم کردہ شرح کی مدت میں توسیع [دوسرے شیڈول کی دفعہ

(57) حصہ IV]

تجارت گاہیں چلانے والی کمپنیاں جو بیک وقت سال کے اختتام پر 250 ملین روپے سے زائد کا ادا شدہ سرمایہ کی حامل ہونے، 300 ملین روپے سے زائد مستقل اثاثے زیر ملکیت ہونے گڈز / اشیاء کی درآمدات و فروخت کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ رکھنے، سیلز پر 100 فی صد نقدی رسیدیں جاری کرنے کا نظام رکھنے، ہر سال اپنے اکاؤنٹس آڈٹ کے لیے پیش کرنے اور سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 کے تحت رجسٹرڈ ہونے کی شرائط پوری کرتی ہوں وہ فنانس ایکٹ 2017 کے ذریعے متعارف کرائی گئی مروجہ 1.25 فی صد کی شرح سے کم از شرح کے مقابلے میں انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 113 کے تحت ٹیکس 2019 تک یافت پر 0.5 فی صد کی شرح سے اور اس کے بعد ایک فی صد کی کم از کم ٹیکس کی شرح سے استفادہ کرنے

کے حقدار ہیں۔ فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، بڑی تجارت گاہوں کے لیے دوسرے شیڈول کے حصہ II کی شق (57) کے تحت 0.5 فی صد شرح سے کم از کم ٹیکس کی کم کردہ شرح کی سہولت ٹیکس سال 2018 تک دستیاب تھی۔ ایسے انٹرپرائزز کی نمو کو فروغ دینے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے بڑی تجارت گاہوں کے معاملے میں 0.5 فی صد کی شرح سے کم از کم ٹیکس کی کم کردہ شرح کی سہولت میں فنانس ایکٹ 2018 کے ذریعے 3 جون 2021 تک توسیع کر دی ہے۔

آرڈیننس کی دفعہ 153 کے تحت ود ہولڈنگ ایجنٹ کے طور پر فرائض سرانجام دینے کی ذمہ داری آئندہ سال ملتوی کیا جائے۔ [دفعہ (1)(1)(7)153]

فنانس ایکٹ سے قبل کسی بھی مقررہ ٹیکس سال میں 50 ملین روپے یا زائد کے حامل افراد اور اشخاص کی ایسوسی ایشن (انجمن) ود ہولڈنگ ایجنٹ کے طور پر فرائض سرانجام دینے اور انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 153 کے تحت خدمات سرانجام دینے یا مہیا کرنے یا معاہدہ / ٹھیکہ کی تکمیل کرنے کے لیے گڈز / اشیاء کی فروخت کے لیے کی جانے والی ادائیگیوں کی کل رقم سے پہلے شیڈول کے حصہ III کے ڈویژن III میں صراحت شروحوں سے ٹیکس کاٹنے کے ذمہ دار تھے۔ کسی خاص سال کے دوران 50 ملین روپے کی یافت کی حد عبور کرنے کے فوراً بعد ایسے افراد اور AoP کو انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 134 کے تحت ود ہولڈنگ ٹیکس ایجنٹوں کے طور پر اپنی قانونی ذمہ داریاں سرانجام دینے میں مشکل اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایسے افراد یا اشخاص کی ایسوسی ایشن (AoPs) کے معاملات سدھارنے اور ان کے ذریعے ود ہولڈنگ ایجنٹ کے طور پر اپنی ذمہ داری موثر طور نبانے کے قابل بنانے کے لیے کے حوالے تیار کرنے کا موقع فراہم کرنے کی غرض سے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 153 میں ترمیم کی گئی جس کے ذریعے ٹیکس سال کے دوران 50 ملین روپے کی حد عبور کرنے والے افراد یا AoPs فنانس ایکٹ، 2018 کی منظوری کے نتیجے میں اس ٹیکس سال جس میں مجموعی یافت 50 ملین یا زائد ہو کے مابعد سال سے مستقل طور پر ود ہولڈنگ ٹیکس ایجنٹ کے طور پر فرائض سرانجام دینے ہوں گے۔

انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 153 کے تحت کی گئی ادائیگیوں پر ٹیکس کٹوتی کم از کم حد میں اضافہ [دفعہ 153(1)]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل ود ہولڈنگ ٹیکس ایجنٹس یعنی انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 153 کی ذیلی دفعہ (7) کی شق (1) میں صراحت کردہ مقررہ اشخاص سرکلر نمبر 26 بابت 1791 (انکم ٹیکس) مورخہ 24۔ اگست 1991 کے مخصوص مفہوم کسی مقررہ ٹیکس سال میں خدمات کی فراہمی / سرانجام دہی کے ضمن میں مجموعی طور پر کی گئی -/10,000 روپے کی ادائیگیوں سے اور گڈز / اشیاء کی فراہمی کی بنا پر مجموعی طور پر کی گئی -/25,000 روپے ادائیگیوں سے آرڈیننس کے پہلے شیڈول کے حصہ III کے ڈویژن III میں صراحت کردہ شروحوں ٹیکس کاٹنے کے پابند تھے۔

وہ ہولڈنگ ٹیکس ایجنٹس کو سہولت فراہم کرنے کی غرض سے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2018 کی دفعہ 153 کے تحت ٹیکس کی کٹوتی کی کم از کم حدیں جو سابقاً سرکلر نمبر 26 بابت 1991 (انکم ٹیکس) مورخہ 24۔ اگست 1991 میں دی گئی تھیں یہ بڑھا کر

گڈز/ اشیاء کی فراہمیوں کے معاملے و دہولڈنگ ایجنٹس کی طرف سے کسی مالیاتی سال کے دوران کی جانے والی ادائیگیوں کی مجموعی رقم 75,000 روپے اور خدمات کی فراہمی / سرانجام کے معاملے میں کسی مالیاتی سال کے دوران و دہولڈنگ ایجنٹس میں کسی مالیاتی سال کے دوران و دہولڈنگ ایجنٹس کی طرف جانے والی ادائیگیوں کی مجموعی رقم / 30,000 کر دی گئی ہیں۔

انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی دفعہ 153 کے تحت و دہولڈنگ ٹیکس ایجنٹس کے طور پر کے پابند اشخاص کا دائرہ ٹیکس ایجنٹس کے طور پر ڈویلپر زمین کاروں و تکمیل کاروں تک بڑا دیا گیا ہے۔ [دفعہ (7) 153] فنانس ایکٹ، 2018 کی منظوری سے قبل بلڈرز و عمارت ساز، یعنی تعمیر اور رہائشی، تجارتی یا دیگر عمارتوں کی فروخت کے کاروبار سے آمدن حاصل کرنے والے اشخاص اور ڈویلپر زمین کاروں و تکمیل کاروں (یعنی رہائشی، تجارتی یا دیگر پلاٹوں کی تکمیل اور فروخت کے کاروبار سے آمدن حاصل کرنے والے اشخاص انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 153 کے تحت و دہولڈنگ ٹیکس ایجنٹس کے طور پر فرائض سرانجام دینے کے پابند نہیں تھے، اگر کسی مقررہ ٹیکس سال میں ان کی آمدن 50 ملین روپے کم ہوئی۔ اب فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 153 کے تحت و دہولڈنگ ٹیکس ایجنٹس کے طور پر فرائض سرانجام دینے کے پابند اشخاص کا دائرہ بڑھا دیا گیا ہے اور تمام بلڈرز (عمارت ساز) اور ڈویلپر زمین کاروں و تکمیل کاروں (قطع نظر اس کے کہ کسی ٹیکس کے دوران ان کی آمدن 50 ملین روپے سے زائد ہو خواہ نہ ہو، اب انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 153 کے تحت و دہولڈنگ ٹیکس ایجنٹس کے طور پر فرائض سرانجام دینے کے پابند ہوں گے۔ فنانس ایکٹ، 2018 کی منظوری سے قبل دفعہ 214D کے تحت کوئی شخص خود کار طور پر آڈٹ کے لیے منتخب ہو جاتا تھا۔ اگر وہ شخص انکم ٹیکس آرڈیننس 2005 کی دفعہ 118 کے تحت بیان کردہ مدت کے اندر یا بورڈ یا متعلقہ کمیشنر کی جانب سے علی الترتیب انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعات 214A اور 119 کے تحت توسیع کردہ مدت کے اندر اپنی آمدن کا گوشوارہ فائل (داخل) کرانے میں ناکم رہا ہو۔ ٹیکس دہندگان بھی آڈٹ کے لیے خود کار انتخاب کے مورد ہوتے تھے، اگر آرڈیننس کی دفعہ 137 کے تحت آمدن کے گوشوارہ کے ساتھ ادا کیا جانا مطلوب ٹیکس ادا نہ کیا گیا ہو۔ مزید برآں، آرڈیننس کی دفعہ 214D کے تحت کسی شخص کے انکم ٹیکس امور کا آڈٹ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 177 کے تحت بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق منعقد کیا جاتا تھا۔ تاہم، وہ ٹیکس دہندگان خود کار انتخاب کے مورد نہیں ہوتے تھے اور آرڈیننس کی دفعہ 214D کے دائرہ سے خارج تھے، اگر وہ۔

(i) اگر وہ اپنے آمدن ٹیکس گوشوارے بہ تحریک خود درج ذیل کے اندر فائل (داخل) کیے ہوں

- انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 118 کے تحت بیان کردہ مدت کے نوے یوم کے اندر؛
- یا بورڈ یا کمیشنر کی جانب سے علی الترتیب انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعات 214A اور 119 کے تحت توسیع کی مدت کے اندر؛

(ii) اور ادا کر دیا ہو

- اپنی قابل ٹیکس آمدن کی بنیاد پر گزشتہ ٹیکس کے مقابلے 25 فی صد زائد ٹیکس یا
- بافت یا معمول کے ٹیکس کا 2 فی صد مع گوشوارہ، ان معاملات جہاں گزشتہ ٹیکس سال کا گوشوارہ فائل (داخل) نہ کیا گیا ہو یا قابل ٹیکس حد سے کم آمدن ظاہر کی گئی ہو۔

آرڈیننس کی دفعہ 214D کے تحت خود کار انتخاب کے تصور نے ٹیکس نیٹ کے دائرہ میں آنے کے خواہش مند ٹیکس دہندگان کے لیے دقت پیدا کر دی جو اپنے آمدن ٹیکس گوشوارے مقررہ تاریخ کے بعد جمع کراتے ہیں اور زیادہ تر دفعہ 114 کے تحت کے اجرا پر ٹیکس نیٹ کے دائرہ میں آنے والے نئے ٹیکس دہندگان کو مخفف فراہم کرنے کی غرض سے اور ٹیکس بنیاد کو بڑھانے کی کوششوں میں معاونت کرنے کے لیے آرڈیننس کی دفعہ 214D حذف کر دی گئی ہے۔ اب تاخیری، فائلرز، آرڈیننس کی دفعہ 214D کے تحت خود کار انتخاب کے مورد نہیں ہوں گے، تاہم گوشواروں کی تاخیر سے فائلنگ (داخل) کا سدباب کرنے کی غرض سے فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے نئی دفعہ 182A شامل کی گئی۔ جس کے ذریعے اس شخص کو جو آرڈیننس کی دفعہ 114 کے تحت آمدن کا گوشوارہ مقررہ تاریخ کے اندر جو انکم آرڈیننس 2001 کی دفعہ 118 کے تحت بیان کی گئی ہے یا بورڈ یا متعلقہ کمشنر کی جانب سے سے علی الترتیب آرڈیننس کی دفعات 2140 اور 119 کے تحت توسیع شدہ مدت کے اندر فائل (داخل) کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ اس سال کے لیے جس کے لیے اس نے مقررہ تاریخ کے اندر گوشوارہ فائل (داخل) نہیں کیا کہ وہ ٹیکس دہندگان کی فائل فہرست میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

اس لیے جو شخص آرڈیننس کی دفعہ 118 کے تحت مقررہ تاریخ کے اندر یا بورڈ یا متعلقہ کمشنر کی جانب سے علی الترتیب آرڈیننس کی دفعات 214A اور 119 کے تحت توسیع شدہ تاریخ کے اندر اپنا گوشوارہ فائل (داخل) کرنے سے قاصر رہے وہ اس سال کے لیے جس کے لیے مقررہ تاریخ کے اندر گوشوارہ فائل (داخل) نہیں کیا گیا ٹیکس دہندگان کی فعال فہرست بھی شامل ہونے پر گزرتا نہیں ہو گا یعنی تاخیر کی فائلرز آرڈیننس کی دفعہ (230A) 2 کے مفہوم میں ہر گز فائلر، تصور نہیں کیا جائے گا اس لیے ایسے ٹیکس دہندہ کا نام بورڈ کی جانب سے جاری کردہ فعال ٹیکس دہندگان فہرست میں ہر گز شامل نہیں ہو گا تاہم آرڈیننس کی دفعہ 182A میں ایک وضاحت بھی شامل کی گئی ہے جس کے ذریعے یہ وضاحت کی گئی ہے کہ آرڈیننس کی دفعہ 182A کے تحت پہلی فعال ٹیکس دہندگان فہرست یکم مارچ 2019 کو جاری کی جائے گی۔ اس لیے فائلرز کے مقابلے میں نان فائلرز کی جانب سے کثیر التعداد ترسیلات ٹیکس دہندگان کو یقینی بنانا چاہیے کہ 2018 اور مابعد کے ٹیکس سالوں کے اپنے انکم ٹیکس گوشوارے آرڈیننس کی دفعہ 118 کے تحت مقررہ تاریخ کے اندر یا آرڈیننس کی دفعات 214A اور 119 کے تحت توسیع شدہ تاریخ کے اندر فائل (داخل) کیے جائیں۔

مزید برآں، آرڈیننس کی دفعہ نئی شامل کی گئی دفعہ 182A کے مخصوص مفہوم میں، جو شخص آرڈیننس، کی دفعہ 118 میں صراحت کردہ تاریخ کے اندر یا آرڈیننس کی دفعات 214A اور 119 کے تحت توسیع شدہ تاریخ کے اندر آمدن کا گوشوارہ فائل (داخل) کرنے میں ناکام رہے گا تو متعلقہ ٹیکس سے متعلق ATL (فعال ٹیکس دہندگان فہرست) سے اُس کا نام خارج کرنے جیسا کہ بالا میں وضاحت کی گئی ہے کہ علاوہ آرڈیننس کے باب III کے حصہ VIII کے تحت اُس ٹیکس سال میں اپنا نقصان منتقل کرنے کا حقدار نہیں ہو گا جس کے لیے گوشوارہ تاخیر سے فائل (داخل) کیا جائے۔ نقصان جو اُس ٹیکس سال میں منتقل نہ کیے جاسکتے ہوں جس کے لیے گوشوارہ تاخیر سے فائل (داخل) کیا گیا ہے، وہ بہر حال اُس ٹیکس سال جس میں

گو شواریہ تاخیر سے فائل (داخل) کیا گیا ہے کے مابعد سال میں منتقل کیے جاسکتے ہیں، اگر اس سال کے لیے گو شواریہ مقررہ تاریخ کے اندر فائل (داخل) کر دیا گیا ہو تاہم دفعہ 57 کی ذیلی دفعہ (2) میں صراحت کردہ یہ شرط کہ کوئی بھی نقصان اُس ٹیکس سال جس میں سب سے پہلے نقصان کا حساب لگایا گیا تھا کے متصل مابعد چھ سالوں سے زائد میں منتقل نہیں کیا جائے گا اطلاق پذیر ہوگی۔

34۔ انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 165A کے تحت بینکوں کی جانب معلومات کی فراہمی دفعہ 165A جو فنانس ایکٹ 2013 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 میں شامل کی گئی بلا لحاظ اس امر کے کہ فی الوقت نافذ العمل قانون میں کچھ مذکور بینکار کمپنیوں سے فیڈرل بورڈ کو معلومات فراہم کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ بینکار کمپنیوں سے تقاضوں میں سے ایک بورڈ کو اکاؤنٹس ہولڈرز (کھاتہ داروں) کی تفصیلات پر مبنی اپنی مرکزی ڈیٹا بیس تک آن لائن رسائی فراہم کرنا تھا۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے آرڈیننس کی دفعہ 165A میں کی گئی ترمیم کی بنا پر بینکار کمپنیاں اب یہ تنازعا پوری کرنے کی ہرگز پابند نہیں، تاہم بینک بورڈ کو مقررہ فارم پر اور طریقے سے ایک دن -/50,000 روپے سے زائد نکلوانی گئی نقد رقم اور اُن پر فائلز اور نان فائلرز سے ٹیکس کٹوتیوں جن کی مجموعی رقم ماقبل ماہ میں ایک ملین یا زائد ہو کے کوائف فراہم کرنے کی پابند ہیں۔

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل بینکار کمپنیاں ڈپازٹس جن کی ماقبل تقویمی مہینے میں مجموعی رقم ایک ملین یا زائد کے کوائف پر مشتمل فہرست بورڈ کو فراہم کرنے کی پابند تھیں فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 165A میں کی گئی ترمیم کی بنا پر اب بینک اُن ڈپازٹس کے کوائف فراہم کرنے کے پابند ہیں جن کی ماقبل تقویمی ماہ کے دوران مجموعی رقم 10 ملین روپے یا زائد ہو۔ فنانس ایکٹ 2018 سے قبل، بینک کسی شخص کی جانب سے ایسے شخص کو جاری کریڈٹ کارڈ کے حوالے سے پیش کیے گئے بلوں کے مقابل کی گئی ادائیگیوں جن کی ماقبل تقویمی ماہ کے دوران مجموعی رقم -/100,000 روپے یا زائد ہو۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے نتیجے میں بینک اُن اشخاص کی فہرست پیش کرنے کے پابند ہیں جہاں ایسے شخص (اشخاص) کو جاری کردہ کریڈٹ کارڈ (کارڈز) کے حوالے سے پیش کیے گئے بلوں کی ادائیگیوں کی مجموعی رقم ماقبل تقویمی ماہ میں -/200,000 روپے سے زائد ہو۔

35۔ صنعت کاری کاروبار میں مصروف عمل مضاربہ کی آمدن پر استثنائی دست برداری بعض غیر منفعتی تنظیمیں، ٹرسٹس (اوقاف) اور فلاحی ادارے جیسا کہ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001، کی دفعہ 100C کی ذیلی دفعہ (2) صراحت کی گئی ہے، آرڈیننس کی دفعہ 100C کی ذیلی دفعہ (1) میں بیان کردہ بعض شرائط بشمول آمدن ٹیکس گو شواریہ کی فائلنگ (کا ادخال) و دہولڈنگ ایجنٹ کے طور پر ذمہ داریوں کی سرانجام دہی جن میں یہ یقینی بنایا گیا ہو کہ انتظامی اور انصرامی اخراجات کل وصولیوں وغیرہ کے 15 فی صد سے زائد نہ ہوں کی تکمیل پر قابل ادائیگی ٹیکس (بشمول کم از کم اور حتمی ٹیکسز) کے 100 فی صد کے مساوی ٹیکس چھوٹ کے مستحق ہوں گے۔

فنانس ایکٹ، 2018 کی منظوری سے قبل، شیڈولڈ بینکوں سے قرض پر منافع اُن آمدنوں میں سے ایک کے مترادف ہوتا تھا جو انکم آرڈیننس کی دفعہ 100C کے تحت 100 فی صد ٹیکس چھوٹ کی حقدار تھیں۔ مائیکرو فنانس (خردمالیات) بینکوں کو فروغ دینے اور اُن کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے آرڈیننس کی دفعہ 100C کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (e) میں مناسب ترمیم کی گئی ہے جس کے لحاظ سے مائیکرو فنانس (خردمالیات) بینکوں سے قرض پر منافع پر محیط آمدن بھی آرڈیننس کی دفعہ 100C کی ذیلی دفعہ (1) میں بیان کی گئی شرطوں کی تکمیل پر 100 فی صد ٹیکس چھوٹ کی حقدار ہوگی۔

36۔ ایسے معاملات میں جہاں جائیداد کی خرید کے لیے ادائیگیاں بتدریج (قسطوں) کی جائیں جائیداد کی خرید پر پیشگی ٹیکس کی وصولی ہر قسط پر کی جائے گی [دفعہ 236K]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 236K کے تحت غیر منقولہ جائیداد پر پیشگی ٹیکس غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی رجسٹر کرنے، اندراج کرنے یا تصدیق کرنے کے وقت وصول کیا جاتا تھا۔ ایسے معاملات میں جہاں جائیداد کی خرید کے لیے ادائیگیاں اقساط میں کی جا رہی ہوں وہاں خریدار کو ایسے ٹیکس کی وصولی کا بوجھ غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی کے وقت برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اقساط میں ادائیگیاں کرنے والے غیر منقولہ جائیداد کے خریداروں کو پیشگی ٹیکس میں تخفیف مہیا کرنے کی غرض سے آرڈیننس کی دفعہ 236K کے تحت غیر منقولہ جائیداد کی خریداری پر فنانس ایکٹ 2018 کے بموجب اقساط وصول کرتے وقت پر قسط کے ساتھ فائلرز کے 2 فی صد کی شرح اور نان فائلرز کے لیے 4 فی صد کی شرح (جہاں غیر منقولہ جائیداد کی مالیت 4 ملین روپے سے زائد ہو) پیشگی ٹیکس وصول کیا جائے گا جہاں منتقلی غیر منقولہ جائیداد کی تمام اقساط کی ادائیگی کے بعد وقوع پذیر ہوگی۔

37۔ کم از کم ٹیکس نظام کی نان ریڈیڈنٹ (غیر مقیم اشخاص) کے مستقل اداروں کی جانب سے سرانجام دی گئی خدمات تک توسیع [دفعہ 152(2B)]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، خدمات فراہمی سرانجام دہی کے لیے نان ریڈیڈنٹ (غیر مقیم) اشخاص کے مستقل اداروں کو کی گئی ادائیگیوں سے آرڈیننس کی دفعہ 152 کی ذیلی دفعہ (2A) کی شق (b) کے تحت کاٹا گیا اُن کی ٹیکس ذمہ داری کے مقابل قابل تسویہ تھا جبکہ آرڈیننس کی دفعہ 153 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (b) کے تحت ریڈیڈنٹ (مقیم) اشخاص کو خدمات کی فراہمی یا سرانجام دہی کی بنا پر کی گئی ادائیگیوں سے کاٹا گیا (قابل کٹوتی ٹیکس، انکم ٹیکس آرڈیننس) 2001 کی دفعہ 153 کی ذیلی دفعہ (3) کی شق (b) کے مفہوم کم از کم ٹیکس کی شرح سے کم از کم ٹیکس کی شرح خدمات سرانجام دینے والے صراحت کردہ مختلف شعبوں کو دستیاب ہے جیسا کہ آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ IV کی شق (94) میں بیان کیا گیا ہے۔ لہذا، فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل خدمات فراہم یا سرانجام دینے والے ریڈیڈنٹ (مقیم) اشخاص خدمات کی سرانجام دہی / فراہمی سے وابستہ نان ریڈیڈنٹ (غیر مقیم) اشخاص کے مستقل اداروں کے مقابلے میں ناموافق و گھائے کی صورت حال میں تھے۔

خدمات فراہم کرنے والے نان ریڈیڈنٹ اشخاص کے مقابلے میں خدمات سرانجام دینے والے ریڈیڈنٹ اشخاص کے لیے برابری کا موقع فراہم کرنے کی غرض سے فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 152 میں ذیلی دفعہ (2B) شامل کی گئی ہے جس کے ذریعے خدمات کی فراہمی کے لیے نان ریڈیڈنٹ (غیر مقیم) اشخاص کے مستقل اداروں کو کی گئی ادائیگیوں کے حوالے سے آرڈیننس کی دفعہ 152 کی ذیلی دفعہ (2A) کی شق (b) کے تحت کٹے گئے ٹیکس کو کم از کم ٹیکس بنا دیا گیا ہے۔

مزید برآں جیسا کہ آرڈیننس کی دفعہ 153 کی ذیلی دفعہ (3) کی ذیلی شقوں (i)، (ii) اور (iii) میں صراحت کی گئی ہے۔ آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصے IV کی شق (94) میں صراحت کردہ سیکٹرز (شعبوں) میں خدمات سرانجام دینے والی کوئی کمپنی (کسی نان ریڈیڈنٹ (غیر مقیم) شخص اور فائلر کا مستقل ادارہ ہونے کے ناتے) تمام وسائل سے یافتہ کل رقم پر ایسی کمپنی کے معمول کے ٹیکس کے مقابلے میں 2 فی صد کی شرح سے کم از کم اور کردہ ٹیکس کی زائد رقم اُس سال جس میں پہلی بار زائد رقم ادا کی گئی کے متصل مابعد زیادہ سے زیادہ پانچ سالوں تک منتقل کرنے کے حقدار ہوگی۔

علاوہ ازیں، ریڈیڈنٹ (مقیم) کمپنی ہی کی طرح جو بعض شرائط کی تعمیل پر آرڈیننس کی دفعہ 153 کی ذیلی دفعہ (4A) کے تحت کمشنر کی جانب سے اسٹیٹ سرٹیفکیٹ کے اجرا کی مستحق ہوتی ہے کسی نان ریڈیڈنٹ (غیر مقیم) شخص کا مستقل ادارہ ہونے اور آرڈیننس کے دوسرے شیڈول کے حصہ I کی شق (94) کے بموجب متصل مابعد ٹیکس سال کے مماثل مدت کی کل یافتہ کی 2 فی صد کی شرح سے پیشگی ٹیکس ادا کرنے کی شرط پر کمشنر کی جانب سے کم از کم تین ماہ کی مدت کے لیے استثناء سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے گا۔

38- اپیلٹ ٹریبونل ان لینڈ ریونیو کی جانب سے وصولی کا امتناع [دفعہ (5) 131]

اپیلٹ ٹریبونل، انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 131 کی ذیلی دفعہ (5) کے مفہوم میں بے جا دقت کے معاملات میں اور کمشنر کو شنوائی کے موقع کی فراہمی کے لیے اتنی مدت تک کے لیے جو مجموعی طور پر 180 یوم سے زائد نہ ہو اس ٹیکس کی وصولی کے خلاف حکم امتناع جاری کر سکتا ہے جو کمشنر کی سطح پر برقرار رکھی گئی ہو۔

فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 131 کی ذیلی دفعہ (5) میں ایک نیا فقرہ شرطیہ شامل کیا گیا ہے جس میں کمشنر اپیلٹ ٹریبونل ان لینڈ ریونیو کی جانب سے مجموعی طور پر 180 یوم کی مدت کے لیے دیے گئے حکم امتناع کے انقضاء پر وہ ٹیکس مطالبہ وصول کرنے کا اختیار اور مینڈیٹ دیا گیا جس سے متعلق ٹریبونل کی طرف سے حکم امتناع جاری کیا گیا تھا۔ بالفاظ دیگر اگر اُس تاریخ سے جس پر حکم امتناع دیا گیا تھا 180 یوم کے اختتام پر ٹریبونل کی طرف سے دیا گیا حکم امتناع خود بخود ختم ہو جائے گا اور کمشنر کو اس ٹیکس دہندہ کے حوالے سے جس کی اپیل اب بھی اپیلٹ ٹریبونل کے زیر سماعت ہے (کمشنر (اپیلز) کی سطح پر برقرار رکھی گئی) ٹیکس وصولی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا حق حاصل ہو گا۔

39- REIT اور اجتماعی سرمایہ کاری اسکیموں میں سرمایہ کاری کی ترغیب دی کے لیے اقدامات (پہلے شیڈول

کے حصہ 1 کی ڈویژن III اور حصہ III کی ڈویژن I]

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، کسی اجتماعی سرمایہ اسکیم، کسی REIT اسکیم یا میوچل فنڈ (مشترکہ سرمایہ) (ماسوائے سٹاک فنڈ (تمسکات سرمایہ) کے) سے کسی کمپنی کو موصولہ ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 5 کے تحت ٹیکس سال 2015 اور مابعد کے لیے 25 فی صد کی شرح سے ٹیکس کا مورد تھا۔ اجتماعی سرمایہ کاری اسکیموں، REIT اسکیموں اور میوچل فنڈز (مشترکہ سرمایوں) میں کمپنیوں کی جانب سے سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کی غرض سے، انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کے پہلے شیڈول کے پہلے شیڈول کے حصہ I کی ڈویژن III کے دوسرے فقرہ شرطیہ میں ترمیم کی گئی ہے جس کے ذریعے اجتماعی سرمایہ کاری اسکیموں، REIT اسکیموں یا میوچل فنڈ (مشترکہ سرمایہ) (سٹاک فنڈ (تمسک سرمایہ کے علاوہ) سے کمپنی کی جانب سے موصولہ ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) کے حوالے سے ٹیکس کی شرح 25 فی صد سے کم کرنے 15 فی صد کر دی گئی ہے۔

اسی طرح انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 5 تحت اجتماعی سرمایہ کاری اسکیم REIT اسکیم یا میوچل فنڈ (مشترکہ سرمایہ) سے کمپنی کو موصولہ ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) پر ٹیکس کی شرح میں کمی کی مانند انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 130 کے تحت اجتماعی سرمایہ کاری اسکیم، REIT اسکیم یا میوچل فنڈز (مشترکہ سرمایہ) کی جانب سے کمپنی (اگر کمپنی فائلر ہو) کو ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) کی ادائیگی پر کاٹے جانے والے ٹیکس کی شرح بھی آرڈیننس 2001 کے پہلے شیڈول کے حصہ III کی ڈویژن I میں ترمیم کر کے 25 فی صد سے کم کر کے 15 فی صد کر دی ہے۔ تاہم اجتماعی سرمایہ کاری اسکیم، REIT اسکیم یا میوچل فنڈ (مشترکہ سرمایہ) کی جانب سے کمپنی (اگر کمپنی فائلر ہو) کو ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) کی ادائیگی پر آرڈیننس کی دفعہ 150 کے تحت کاٹے جانے والے ٹیکس کی شرح کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور 25 فی صد کی شرح پر ہی برقرار رکھی گئی ہے۔

(1) فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، ترقیاتی REIT اسکیم جو 30 جون 2018 تک (رہائشی عمارات کی تکمیل کاری وزمین کاری اور تعمیر کے لیے) قائم کی گئی ہو سے ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) وصول کرنے والا شخص انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کے پہلے شیڈول کے حصہ 1 کی ڈویژن III کے تیسرے فقرہ شرطیہ کے مفہوم میں 30 جون 2018 سے تین سالوں کے لیے ٹیکس میں 50 فی صد کمی سے استفادہ کر سکتا تھا۔ REIT ترقیاتی اسکیم میں سرمایہ کاری کی ترغیب دینے اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی غرض سے انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کے پہلے شیڈول کے حصہ I کی ڈویژن کے تیسرے فقرہ شرطیہ میں مناسب ترامیم متعارف کرائی گئی ہیں جن کے ذریعے ترقیاتی REIT اسکیم سے ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) وصول کرنے والے اشخاص 50 فی صد ٹیکس کمی کے حق دار ہوں۔ اگر ایسی ترقیاتی REIT اسکیم (رہائشی عمارات کی تکمیل کاری وزمین کاری اور تعمیر کے مقصد کے لیے)، جون 2020 تک قائم کر دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں، ایسی ترقیاتی REIT اسکیموں سے موصولہ ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) پر 50 فی صد ٹیکس کمی ایک ترقیاتی اسکیم کے قیام کی تاریخ سے تین سال کے لیے دستیاب ہوگی۔

ترقیاتی REIT اسکیم (رہائشی عمارات کی تکمیل کاری وزمین کاری اور تعمیر کے مقصد سے) کی جانب سے ادا کردہ ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) ہر انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 150 کے تحت کاٹے جانے والے ٹیکس کے حوالے سے آرڈیننس کے پہلے شیڈول کے حصہ III کی تیسری ڈویژن I کے تیسرے فقرہ شرطیہ میں بھی مماثل ترامیم کی گئی ہیں۔

(III) فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل، کرایہ داری REIT اسکیموں کی جانب سے فرد نیز AoP کو ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) کی ادائیگی پر پیشگی آرڈیننس کی دفعہ 150 کے تحت کائے جانے والے پیشگی ٹیکس کی شرح فائلر کی صورت میں 12.5 فی صد اور نان فائلر کی صورت میں 15 فی صد تھی۔ کرایہ دار REIT اسکیموں میں افراد کی طرف سے سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کی غرض سے فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے پہلے شیڈول کے حصہ III کی ڈویژن I میں پانچواں فقرہ شریعیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے ذریعے کرایہ داری REIT اسکیم کی جانب سے کسی فرد کو ڈیویڈنڈ (منافع منقسم) کی ادائیگی پر آرڈیننس کی دفعہ 150 کے تحت کائے جانے والا ٹیکس کم کر کے 7.5 فی صد کر دیا گیا ہے قطع نظر اس کے کہ فرد فائلر یا نان فائلر۔

40۔ ٹیکس سال 2019 کے لیے سیکورٹیز (تمسکات / کفالت ناموں) کی فروخت سے حاصل ہونے والے منافع جات سرمایہ پر ٹیکس کی شرحیں (پہلے شیڈول کے حصہ -1 کی ڈویژن VIII) دفعہ 37A کے تحت سیکورٹیز (تمسکات / کفالت ناموں) کی فروخت سے حاصل ہونے والے منافع جات سرمایہ ٹیکس کی شرحیں پہلے شیڈول کے حصہ I کی ڈویژن VII میں بیان کی گئی ہیں۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے، ٹیکس سال 2018 کے لیے قابل اطلاق ٹیکس کی شرحوں کی 2019 تک توسیع کر دی گئی ہے۔

41۔ نان فائلرز کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس شرحوں میں اضافہ ایف بی آر نے تسلسل سے تعمیر کنندہ اور عدم تعمیل کنندہ ٹیکس دہندہ کے درمیان امتیاز کرنے کی پالیسی اختیار کی ہوئی ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ ان عدم تعمیل کنندہ ٹیکس دہندگان جو ٹیکس نیٹ سے باہر رہنا چاہتے ہیں کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس زیادہ شرحیں مقرر کرنے کے ذریعے کاروبار کرنے کی لاگت بڑھائی جائے۔ یہی پالیسی جاری رکھتے ہوئے فنانس ایکٹ، 2018 نان فائلرز کے لیے درج معاملات میں ود ہولڈنگ ٹیکس میں مزید اضافہ کیا جائے۔

41۔ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001ء کی دفعہ (a)(1) 153 کے تحت گڈز / اشیاء کی فروخت پر ود ہولڈنگ ٹیکس [ذیلی پیراگراف (b)، پیراگراف I شیڈول کا حصہ III کی ڈویژن III]

شخص	فنانس ایکٹ 2018 کی شرح سے قبل فائلرز کے لیے ٹیکس کی شرح	فنانس ایکٹ 2018 سے قبل نان فائلرز کے لیے ٹیکس کی شرح	فنانس ایکٹ، 2018 کے مطابق نان فائلرز کے لیے ٹیکس کی شرح
کمپنی	4 فی صد	7 فی صد	8 فی صد
نان کمپنی	4.5 فی صد	7.5 فی صد	9 فی صد

(II) انکم ٹیکس آرڈیننس، 2018 کی دفعہ (a) 153 کے تحت معاہدوں / ٹھیکوں کی تکمیل کے لیے کی گئی ادائیگیوں کے حوالے سے ود ہولڈنگ ٹیکس [ذیلی پیراگراف (ii) اور (iii)، پیراگراف 3، پہلے شیڈول کے حصہ III کی ڈویژن III]

فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے معاہدہ / ٹھیکہ کی تکمیل پر آرڈیننس کی دفعہ (C) 153(1) کے تحت نان فائلرز پر قابل اطلاق ود ہولڈنگ ٹیکس شرحیں بلحاظ ذیل کمپنی کے معاملے میں 12 فی صد سے بڑھا کر 14 فی صد اور نان-کارپوریٹ میں معاملات 12.50 فی صد سے بڑھا کر 15 فی صد کر دی گئی ہیں۔

شخص	فنانس ایکٹ سے قبل فائلرز کے لیے ٹیکس کی شرحیں	فنانس ایکٹ 2018 سے قبل نان فائلرز کے لیے ٹیکس شرحیں	فنانس ایکٹ 2018 کے مطابق نان فائلرز ٹیکس کی شرحیں
کمپنی	7 فی صد	12 فی صد	14 فی صد
نان کمپنی	7.5 فی صد	12.5 فی صد	15 فی صد

42۔ انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 234D کے تحت تقریبات اور اجتماعات پر پیشگی ٹیکس [پہلے شیڈول کے حصہ

IV کی ڈویژن XI]

انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 236D کے مطابق شادی ہالوں کے، مارکیز / شادی کے شامیانوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں، تجارتی لانوں، کلبوں اور کمیونٹی مقامات یا ایسے کاروباروں کے لیے مستعمل دیگر مقامات کے مالکوں، پیٹاداروں، بیچروں یا انھیں چلانے والوں کو شادی ہال مارکیز / شادی کے شامیانے، ہوٹل، ریسٹوران، تجارتی لان، کلب، کمیونٹی مقام وغیرہ، تقریب کا اہتمام یا انعقاد کرنے والے شخص سے بل کی کل رقم کا 5 فی صد ٹیکس وصول کرنے کا مینڈیٹ (اختیار) دیا گیا ہے۔ ایسی تقریب (تقریبات) میں شادی سے تقریب، سیمینار، ورکشاپ، سیشن (اجلاس)، نمائش کنسرٹ، ضیافت یا ایسا دیگر اجتماع شامل ہیں۔

ماقبل پیراگراف میں صراحت کردہ اشخاص ان معاملات جہاں خوراک، خدمت یا کوئی دیگر سہولت کسی دیگر شخص کی جانب سے کی جاتی ہے تقریبات کا اہتمام یا انعقاد کرنے والے شخص سے بھی 5 فی صد پیشگی ٹیکس وصول کرنے کے پابند ہوں گے۔ آرڈیننس کی دفعہ 236D کے تحت وصول کردہ ٹیکس نوعیت کے لحاظ سے قابل تسویہ ہے۔

فنانس ایکٹ، 2018 سے قبل شادی کی تقریبات پر آرڈیننس کی دفعہ 236D کے تحت وصول کیا جانے والا ٹیکس 5 فی صد تھا۔ فنانس ایکٹ، 2018 کے ذریعے پہلے شیڈول کے حصہ IV کی ڈویژن XI میں ایک ترمیم متعارف کرائی گئی ہے جس کے ذریعے آرڈیننس کی دفعہ 236D کے تحت شادی کی تقریبات وصول کردہ پیشگی ٹیکس اسلام آباد، لاہور، ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ، بہاول پور، سرگودھا، ساہیوال، شیخوپورہ، ڈیرہ غازی خان، کراچی، حیدر آباد، سکھر، ٹھٹھہ، لاڑکانہ، میرپور خاص، نواب شاہ، پشاور، مردان، ایبٹ آباد، کوہاٹ، ڈیرہ اسماعیل خان، کوئٹہ، سبی، لورالائی، خضدار، ڈیرہ مراد جمالی اور تربت پر مشتمل شہروں جو صوبائی ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں میں بل کی کل رقم یا -/20,000 روپے فی شادی کے 5 فی صد کا زائد تھا۔ پاکستان کے دیگر شہروں میں انکم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی دفعہ 236D کے تحت شادی کی تقریبات پر وصول کیے جانے والے ٹیکس کی شرح بل کی کل رقم یا 10,000 روپے فی شادی کے 5 فی صد کا زائد ہو گا۔

فنانس ایکٹ 2018 کے ذریعے پہلے شیڈول کے حصہ IV کی ڈویژن XI میں مذکورہ بالا ترمیم نے شہروں کی بنیاد پر ٹیکس شرحوں کو معقول مربوط بنا دیا ہے اور کسی طرح بھی شادی کی تقریبات کا اہتمام یا انعقاد کرنے والے اشخاص کی ذمہ داری یا لازمی ذمہ داری میں اضافہ نہیں ہوتا کیونکہ وصول کردہ ٹیکس پیشگی ٹیکس ہے اور ٹیکس سال کے اختتام پر اس شخص کی معمول کی ٹیکس ذمہ داری کے مقابل قابل تسویہ ہے۔

43۔ بین الاقوامی ٹیکس کاری سے متعلقہ دفعات

فنانس ایکٹ کے ذریعے بین الاقوامی ٹیکس کاری کی بابت مختلف ترامیم متعارف کرائی گئی ہیں۔ ان میں شامل ہیں۔

- (i) ڈیجیٹل (اعداد پر مبنی) معیشت کی ٹیکس کاری
 - (ii) آف شور بالواسطہ منتقل کنندگان کی ٹیکس کاری
 - (iii) منضبط غیر ملکی کمپنی (CFC) قواعد
 - (iv) انسداد بدعنوانی قواعد کو مستحکم کرنا،
 - (v) دریافت کے سال کے قبل کے ٹیکس سال میں غیر مصرحہ (صراحت نہ کردہ) غیر ملکی ذرائع آمدن / اثاثہ جات کا اختیار دست اندازی
 - (vi) آف شور آمدن اور اثاثہ جات کے لیے اطلاع دہی تقاضے
 - (vii) مستقل ادارے کی حیثیت سے متعلق خود ساختہ گریز کی تحریر کرنے کے قواعد
- مذکورہ بالا دفعات کی وضاحت کرنے کا علیحدہ سرکلر جاری کیا جا رہا ہے۔

دستخط شدہ

(ریما مسعود)

سیکرٹری انکم ٹیکس (بجٹ)